خطبہ نمبر

قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل لندن

Online Edition

مدیر: ابو سعید

سوموار یکم فروری 2021ء | 18 جمادی الثانی 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:27

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ

(الاعراف: 32)

ترجمہ: اے آدم کے بیٹو! ہر مسجد کے قریب پہنچ کر زینت یعنی پاکیزگی اور سنجیدگی اختیار کرلیا کرو۔

فرمانِ خلیفہ وقت

صفائی نصف ایمان ہے

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

۔۔۔یہ تمام باتیں ایسی ہیں جو صفائی کے ساتھ ساتھ حفظان صحت کے اصولوں کے لئے بھی ضروری ہیں۔اب پانی سے ناک صاف کرنے کا جو حکم ہے یہ وضو کرتے وقت دن میں پانچ دفعہ ہے اور اگر ناک میں پانی چڑھا کر صاف کیا جائے تو کافی حد تک نزلے وغیرہ سے بھی بچا جا سکتا ہے۔ مجھے کسی نے بتایا کہ جرمنی میں کسی کو نزلہ ہو گیا اور ڈاکٹر کے پاس گئے تو اس نے کہا کہ تم لوگ جو مسلمان ہو، پانچ وقت وضو کرتے ہو تو ناک میں پانی چڑھاتے ہو، تم اگر اس طرح کرو تو کافی حد تک نزلے سے بچ سکتے ہو۔ یہ اس ڈاکٹر کی اپنی سوچ یا تحقیق تھی یا اس پر کوئی اور تحقیق ہو رہی ہے یا ہوئی ہے لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بہر حال اس میں حقیقت ہے۔ اس کا کوئی فائدہ ہوتا ہے۔ ہر ایک کے لئے ناک میں پانی چڑھانا مشکل ہو گا کیونکہ ناک میں زور سے پانی چڑھانا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ذرا سی تکلیف بھی ہوتی ہے لیکن میں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ اگر ناک میں پانی ٹھیک طرح چڑھایا جائے اور صاف کیا جائے تو نزلے میں کافی فرق پڑتا ہے۔ پھر ناخن کٹوانا ہے، اس میں ہزار قسم کے گند پھنس جاتے ہیں لیکن آج کل بعض مردوں میں لیکن عورتوں میں تو اکثریت میں یہ فیشن ہو گیا ہے کہ لمبے لمبے ناخن رکھو اور ان کو کوئی گند کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ بہرحال یہ سب پر واضح ہو جانا چاہئے کہ ناخن کٹوانے کا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اور لمبے ناخن رکھنے کا نقصان ہی ہے فائدہ کوئی نہیں۔ صفائی کے ضمن میں ایک انتہائی ضروری بات جو جماعتی طور پر ضروری ہے وہ ہے جماعتی عمارات کے ماحول کو صاف رکھنا۔ اس کا پہلے میں ذکر کر چکا ہوں۔ اس کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے۔ اور خدام الاحمدیہ کو وقارِ عمل بھی کرنا چاہئے۔ اور اگر عمارت کے اندر کا حصہ ہے تو لجنہ کو بھی اس میں حصہ لینا چاہئے۔ اور اس میں سب سے اہم عمارات مساجد ہیں مساجد کے ماحول کو بھی پھولوں، کیاریوں اور سبزے سے خوبصورت رکھنا چاہئے، خوبصورت بنانا چاہئے۔ اور اس کے ساتھ ہی مسجد کے اندر کی صفائی کا بھی خاص اہتمام ہونا چاہئے۔ چند سال پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

بقیہ صفحہ 9 پر

اس شمارہ میں

دربارِ خلافت

منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ پراگندہ حال اور بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: أَمَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ۔ کیا اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس سے یہ بال سنوار لے اور انہیں صاف رکھے۔ آپ ﷺ نے ایک اور شخص کو دیکھا کہ اس کے کپڑے میلے کچیلے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: أَمَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَاءً يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ۔ کیا اسے پانی میسّر نہیں جس سے یہ اپنے کپڑے کو دھو سکے؟

(سنن ابی داؤد، اللباس، فی غسل الثوب وفی الخلقان)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

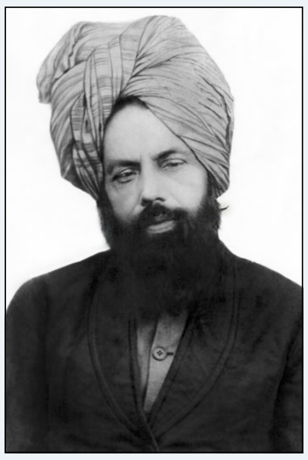

ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی مد اور معاون ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’بیشک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کو دوست رکھتا ہے اور ان لوگوں سے جو پاکیزگی کے خواہاں ہیں پیار کرتا ہے۔ اس آیت سے نہ صرف یہی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنالیتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے۔ ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے الگ ہونا ضروری ہے۔ ورنہ نری توبہ اور لفظ کے تکرار سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 148 تا 149 ایڈیشن 1984ء)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’جو لوگ باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے طالب ہیں مَیں اُن کو دوست رکھتا ہوں۔ ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی مد اور معاون ہے۔ اگر انسان اسے ترک کر دے اور پاخانہ پھر کر بھی طہارت نہ کرے، تو باطنی پاکیزگی پاس بھی نہیں پھٹکتی۔ پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مُستلزم ہے۔ اس لیے ہر مُسلمان کے لئے لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کے دن ضرور غسل کرے۔ ہر نماز میں وُضو کرے۔ جماعت کھڑی ہو تو خوشبو لگائے۔ عیدین اور جمعہ میں جو خوشبو لگانے کا حکم ہے وُہ اسی بنا پر قائم ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لیے غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمیّت (زہر) اور عفونت سے روک ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی میں یہ قانون مقرر کیا ہے۔ ویسا ہی قانون مرنے کے بعد بھی رکھا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 164 ایڈیشن 1988ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جسمانی طہارت و پاکیزگی کے بارہ میں فرماتے ہیں:

’’جو شخص جسمانی پاکیزگی کی رعایت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے وہ رفتہ رفتہ وحشیانہ حالت میں گر کر رُوحانی پاکیزگی سے بھی بے نصیب رہ جاتا ہے۔‘‘

(ایام صلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 332)

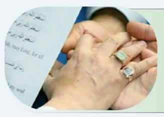

دربارِ خلافت

وہ کیا ہی بابرکت وجود تھے جنہوں نے مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں کو چھوا، آپ سے براہِ راست فیض پایا

حضرت ولی داد خان صاحب، حضرت مدد خان صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (البقرۃ: 166) اور جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہی ہے جو درجہ بدرجہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے پیار اور محبت کی طرف مائل کرتی ہے۔ اور ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ کس طرح اُس دلدار کو راضی کریں۔ حدیث میں بھی آتا ہے کہ جس روز خدا تعالیٰ کے سایہ عاطفت کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہو گا، اُس روز جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ عاطفت میں لے گا اُن میں وہ دو لوگ بھی شامل ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلوٰۃ حدیث نمبر ٦٦٠)

یہ اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اپنی شدید محبت کا اظہار ہو۔ پس جب عام مومن کو ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس طرح نوازتا ہے تو جو اللہ تعالیٰ کے فرستادے اور نبی ہوتے ہیں اُن سے محبت کو خدا تعالیٰ کس طرح نوازے گا، اس کا تو اندازہ لگایا ہی نہیں جا سکتا۔ یہ عشق و محبت کے عجیب نظارے ہیں جس کا آخری سرا اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتا ہے۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے عشق و وفا کے نمونے دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور فرستادوں کا زمانہ پاتے ہیں۔ یہ نمونے دکھانے کا موقع ہم میں سے بعض کے باپ دادا کو بھی ملا، آباؤ اجداد کو بھی ملا، جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وقت پایا اور اپنی محبت اور پیار اور عقیدت اور احترام کا اظہار براہِ راست آپ سے کیا۔ اور پھر آپؑ کے پیار اور شفقت سے بھی حصہ لینے والے بنے۔

اس وقت مَیں ایسے ہی چند بزرگوں کی روایات اور واقعات کا ذکر کروں گا۔ وہ کیا ہی بابرکت وجود تھے جنہوں نے مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں کو چھوا، آپ سے براہِ راست فیض پایا۔

مَیں نے جو بعض روایات لی ہیں ان میں سے پہلی روایت حضرت ولی داد خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے جو راجپوت قوم کے تھے۔ ملک خان صاحب کے بیٹے ساکن مراڑا تحصیل نارووال، کہتے ہیں کہ ''مَیں نے دسمبر 1907ء میں جلسہ سالانہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی تھی اور تاریخِ جلسہ سے ایک دن پہلے رات کو قادیان پہنچا تھا۔ صبح جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گھر سے باہر تشریف لانا تھا تو مَیں نے دیکھا کہ مسجد مبارک کے پاس بہت بڑا ہجوم ہے۔ آدمی ایک دوسرے پر گِر رہے تھے۔ مَیں چونکہ نووارد تھا، مَیں دوسری گلی پر کھڑا ہو کر دعا مانگ رہا تھا کہ اے مولا کریم! اگر حضور اس گلی سے تشریف لے آویں تو سب سے پہلے مَیں مصافحہ کر لوں۔ اُسی وقت کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مع حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد اسی راستے سے تشریف لے آئے ہیں''۔ کہتے ہیں کہ ''یکلخت مجھے ایسا معلوم ہوا جس طرح سورج بادل سے نکلتا ہے اور روشنی ہو جاتی ہے۔ مَیں نے دوڑ کر سب سے پہلے مصافحہ کیا۔ حضور آریہ بازار کے راستے باہر تشریف لے گئے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ نواب محمد علی خان صاحب کے باغ کا جو شمالی کنارہ ہے وہاں سے حضور واپس مڑے۔ غالباً مسجد نور یا مدرسہ احمدیہ کی مغربی حد ہے، وہاں حضور بیٹھ گئے۔ صحابہ کرام ارد گرد جمع تھے اور میر حامد شاہ صاحب مرحوم سیالکوٹی نے کچھ نظمیں اپنی بنائی ہوئیں سنائیں''۔ (رجسٹر روایات صحابہ نمبر 3 صفحہ 84 روایت حضرت ولی داد خان صاحبؓ۔ غیر مطبوعہ)

پھر حضرت مدد خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انسپکٹر بیت المال قادیان جو کہ راجہ فتح محمد خان صاحب کے بیٹے تھے، یاڑی پورہ ریاست کشمیر کے رہنے والے تھے۔ 1896ء میں انہوں نے بیعت کی اور 1904ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی۔ کہتے ہیں کہ ''ایک دفعہ مجھے اپنے وطن میں رمضان المبارک کے مہینے میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اس دفعہ قادیان میں جا کر روزے رکھوں اور عید وہیں پڑھ کر پھر اپنی ملازمت پر جاؤں۔ اُن دنوں میں ابھی نیا نیا ہی فوج میں جمعدار بھرتی ہوا تھا''۔ (میرا خیال ہے آج کل تو یہ عہدہ نہیں لیکن یہ junior comissioned officer ہوتے تھے) تو کہتے ہیں کہ ''میری اُس وقت ہر چند یہی خواہش تھی کہ اپنی ملازمت پر جانے سے پہلے مَیں قادیان جاؤں تا حضور کے چہرہ مبارک کا دیدار حاصل کرسکوں اور دوبارہ آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کروں، کیونکہ میری پہلی بیعت 1895ء یا 96ء کی تھی جو ڈاک کے ذریعے (خط کے ذریعے) ہوئی تھی''۔ کہتے ہیں ''میرا ان دنوں قادیان میں آنے کا پہلا ہی موقع تھا۔ نیز اس لئے بھی میرے دل میں غالب خواہش پیدا ہوئی کہ ہو نہ ہو ضرور اس موقع پر حضور کا دیدار کیا جاوے۔ شاید اگر ملازمت پر چلا گیا تو پھر خدا جانے حضور کو دیکھنے کا موقع ملے یا نہ ملے۔ لہٰذا یہی ارادہ کیا کہ پہلے قادیان چلا جاؤں اور حضور کو دیکھ آؤں اور پھر وہاں سے واپس آ کر اپنی ملازمت پر چلا جاؤں''۔ کہتے ہیں ''مَیں قادیان کو اس سوچ کے ساتھ آیا تھا لیکن جونہی یہاں آ کر مَیں نے حضور کے چہرہ مبارک کا دیدار کیا تو میرے دل میں یکلخت یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر مجھ کو ساری ریاست کشمیر بھی مل جائے تو بھی آپ کو چھوڑ کر قادیان سے باہر ہرگز نہ جاؤں۔ یہ محض آپ کی کشش تھی جو مجھے واپس نہ جانے پر مجبور کر رہی تھی۔ میرے لئے آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر قادیان سے باہر جانا بہت دشوار ہو گیا۔ یہاں تک کہ مجھے آپ کو دیکھتے ہی سب کچھ بھول گیا۔ میرے دل میں بس یہی ایک خیال پیدا ہو گیا کہ اگر باہر کہیں تیری تنخواہ ہزار بھی ہو گی تو کیا ہو گا۔ لیکن تیرے باہر چلے جانے پر پھر تجھ کو یہ نورانی مبارک چہرہ ہرگز نظر نہیں آئے گا۔ میں نے اس خیال پر اپنے وطن کو جانا ترک کر دیا اور یہی خیال کیا کہ اگر آج یا کل تیری موت آ جائے تو حضور ضرور ہی تیرا جنازہ پڑھائیں گے جس سے تیرا بیڑا بھی پار ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ بھی راضی ہو جائے گا۔ اور قادیان میں ہی رہنے کا ارادہ کر لیا۔ میرا یہاں پر ہر روز کا یہی معمول ہو گیا کہ ہر روز ایک لفافہ دعا کے لئے حضور کی خدمت میں آپ کے دَر پر جا کر کسی کے ہاتھ بھجوا دیا کرتا لیکن دل میں یہی خطرہ رہتا کہ کہیں حضور میرے اس عمل سے ناراض نہ ہو جائیں اور دل میں یہ محسوس نہ کریں کہ ہر وقت تنگ کرتا رہتا ہے۔ لیکن میرا یہ خیال غلط نکلا وہ اس لئے کہ ایک روز حضور نے مجھے تحریراً جواب میں فرمایا کہ آپ نے یہ بہت اچھا رویہ اختیار کر لیا ہے کہ مجھے یاد کرواتے رہتے ہو۔ جس پر مَیں بھی آپ کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرتا رہتا ہوں اور انشاء اللہ پھر بھی کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خود ہی دین و دنیا میں کامیابی دے گا۔ اور خدا آپ پر راضی ہو جائے گا۔ اور آپ کی شادی بھی خدا ضرور ہی کرا دے گا۔ آپ مجھے یاد دہانی کراتے رہا کرو۔ مَیں آپ پر بہت خوش ہوں''۔ کہتے ہیں کہ ''خاکسار نے حضور کی اس تحریر کو شیخ غلام احمد صاحب نومسلم کو دکھایا اور کہا کہ حضور نے خاکسار کو آج یہ تحریر فرمایا ہے اور پھر کہا یہ کیا بات ہے کہ مَیں نے تو کبھی کسی موقع پر بھی حضور کو اپنی شادی کرنے یا کرانے کے بارے میں اشارہ تک نہیں کیا۔ اس پر شیخ صاحب ہنس کر کہنے لگے کہ اب تو تمہاری شادی بہت جلد ہونے والی ہے۔ کیونکہ حضور کا فرمانا خالی نہیں جایا کرتا۔ آپ تیار ہی رہیں''۔ لکھتے ہیں کہ ''خدا شاہد ہے کہ حضور کے اس فرمانے کے قریباً دو ماہ کے اندر اندر ہی میری شادی ہو گئی۔ اس سے پہلے میری کوئی بھی کسی جگہ شادی نہیں ہوئی تھی۔ میری دو شادیاں حضور نے ہی کرائی تھیں۔ ورنہ مجھ جیسے پردیسی کو کون پوچھتا تھا۔ یہ محض حضور کی خاص مہربانی اور نظر کرم تھی کہ آپ کے طفیل میری شادیاں ہوئیں۔ کہاں مَیں اور کہاں یہ عمل''۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 4 صفحہ 95 تا 97 روایت حضرت مدد خان صاحبؓ۔ غیر مطبوعہ)

(خطبہ جمعہ 17/ دسمبر 2010ء بحوالہ الاسلام)

منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ آیا منتظر جس کے تھے دن رات
معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات
دکھائیں آسماں نے ساری آیات
زمیں نے وقت کی دے دیں شہادات
پھر اس کے بعد کون آئے گا ہیہات
خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات
خدا نے اک جہاں کو یہ سنا دی
فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَخۡزَی الۡاَعَادِیۡ
مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَخۡزَی الۡاَعَادِیۡ

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29؍ جنوری 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

غزوۂ غطفان میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو مدینے کا امیر مقرر فرمایا تھا

مسلمانوں میں یہ افواہ پھیل گئی کہ اہلِ مکّہ نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا ہے۔ اس موقعے پر حضور ﷺ نے انتہائی صدمے اور غصّے میں تمام صحابہ کو ببول کے درخت کے نیچے جمع کیا اور ان سے اس بات پر بیعت لی کہ اگر یہ خبر درست ہوئی تو ہم عثمانؓ کا بدلہ لیے بغیر اس جگہ سے نہیں ٹلیں گے

پاکستان میں احمدیوں کی شدید مخالفت کے پیشِ نظر خصوصی دعاؤں کی مکرر تحریک

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد ذوالنّورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29؍ جنوری 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت مکرم رانا عطاء الرحیم صاحب کے حصے میں آئی۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عثمانؓ کی غزوات میں شرکت کا ذکر کرتا ہوں۔ غزوۂ بدر کے متعلق ذکر ہو چکا ہے کہ آپؓ اس میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ غزوۂ غطفان جو محرم یا صفر 3 ہجری میں ہوا اس میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو مدینے کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ بنو غطفان کے قبائل بنو ثعلبہ اور بنو محارب نے مدینے پر اچانک حملے کی غرض سے نجد کے مقام ذی امر میں جمع ہونا شروع کیا تو آنحضور ﷺ نے پیش بندی کے طور پر ساڑھے چار سو صحابہ کی جماعت کے ساتھ ادھر کا رُخ کیا۔ دشمن کو آپؐ کی آمد کی اطلاع ملی تو وہ آس پاس کی پہاڑیوں میں روپوش ہو گیا۔ لڑائی کا خطرہ وقتی طور پر ٹل جانے کے بعد آنحضور ﷺ واپس تشریف لے آئے۔

غزوۂ احد تین ہجری میں ہوا۔ حضرت عثمانؓ اس میں شریک ہوئے۔ دورانِ جنگ تیراندازوں کی غفلت کے نتیجے میں خالد بن ولید کو پلٹ کر حملہ کرنے کا موقع ملا۔ اس دوران حضرت مصعب بن عمیرؓ کی شہادت کے بعد، اُن کی آنحضور ﷺ سے مشابہت کے باعث حضور اکرم ﷺ کی شہادت کی افواہ پھیل جانے سے مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ ان منتشر ہو جانے والے صحابہ میں حضرت عثمانؓ کا نام بھی بیان کیا جاتا ہے۔ قرآن شریف میں ان لوگوں کے ایمان و اخلاص اور اس وقت کے حالات کو مدّنظر رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا تھا۔

صلح حدیبیہ کے موقعے پر سفارت کاری میں حضرت عثمانؓ کا جو کردار رہا اس کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک خواب دیکھی کہ آپؐ اپنے صحابہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ اس وقت حرمت والے مہینوں میں سے ذوقعدہ کا مہینہ قریب تھا۔ آپؐ نے اس خواب کی بِنا پر صحابہ کو عمرے کی تیاری کی تحریک فرمائی۔ چونکہ اس موقعے پر جنگی مقابلہ مقصود نہیں تھا اس لیے آپؐ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے جنگی ہتھیار ساتھ نہ لیں البتہ دستور کے مطابق اپنی تلواروں کو نیاموں کے اندر مسافرانہ طور پر رکھا جا سکتا ہے۔ حضور ﷺ نے مدینے کے گردونواح میں آباد بدوی لوگوں کو بھی ساتھ چلنے کی تحریک فرمائی لیکن اُن میں سے نہایت قلیل تعداد کے علاوہ کوئی ساتھ چلنے پر آمادہ نہ ہوا۔ اس سفر میں امّ المومنین حضرت امِّ سلمہ آپؐ کے ہم رِکاب تھیں۔

ذوالحلیفہ پہنچ کر حضور ﷺ نے قربانی کے ستّر اونٹوں پر نشان لگانے اور احرام باندھنے کا ارشاد فرمایا۔ اسی طرح قریش کے حالات کا عِلم حاصل کرنے کے لیے بسر بن سفیان نامی خبررساں کو مکّے کی طرف روانہ فرمایا۔ اس نے واپس آ کر اطلاع دی کہ قریشِ مکّہ بہت جوش میں ہیں اور آپؐ کو روکنے کا پختہ عزم کیے ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ ان میں سے بعض نے اپنے جوش کے اظہار کے لیے چیتوں کی کھالیں پہن رکھی ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کو روکنے کے لیے قریش نے ایک دستہ خالد بن ولید کی کمان میں آگے بھجوا رکھا ہے۔ اس اطلاع کے ملنے پر، تصادم سے بچنے کے لیے آپؐ نے صحابہ کو مکّے کے معروف راستے سے ہٹ کر سمندر کے قریب، دشوار گزار راستے کو اختیار کرنے کا حکم دیا۔ جب آپؐ نئے راستے پر مکّے سے ایک منزل یعنی نَو مِیل کے فاصلے پر حدیبیہ کے قریب پہنچے تو حضور ﷺ کی اونٹنی 'القصوا' یک لخت پاؤں پھیلا کر بیٹھ گئی اور باوجود اٹھانے کے نہ اٹھی۔ حضور ﷺ نے اس خدائی اشارے کے تابع، حرم کی عزت کے لیے قریش کا ہر طرح کا مطالبہ ماننے کے عزم کا اظہار فرمایا اور صحابہ کو حدیبیہ کے مقام پر ڈیرے ڈالنے کا حکم دیا۔

اس مقام پر قبیلہ خزاعہ کا سردار بدیل بن ورقا اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور رؤسائے قریش کے بدارادوں سے آگاہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہم صرف عمرے کی نیّت سے آئے ہیں اور قریش سے سمجھوتے کے لیے بھی تیار ہیں۔ قریش مجھ سے جنگ بند کر کے مجھے دوسرے لوگوں کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لیے آزاد چھوڑ دیں۔ اگر قریش نے اس تجویز کو رد کیا تو مَیں جنگ کے لیے تیار ہوں۔ بدیل پر آپؐ کی تقریر کا بہت اثر ہوا اور اس نے قریش تک آپؐ کی یہ تجویز پہنچائی۔ قریش کے جوشیلے اور غیر ذمہ دار لوگ تو کوئی بات سننے پر آمادہ نہ ہوئے البتہ اہل الرائے افراد نے تجویز کو سنا۔ قبیلہ ثقیف کے بااثر رئیس عروہ بن مسعود نے قریش کو یہ سمجھا کر کہ محمد (ﷺ) نے ایک عمدہ تجویز تمہارے سامنے رکھی ہے، انہیں اعتماد میں لیا اور مزید مذاکرات کے لیے حضور ﷺ کے پاس آیا۔

عروہ اصولاً حضور ﷺ کی رائے سے متفق تھا، اس نے بس قریش کی سفارت کا حق ادا کرتے ہوئے اُن کے حق میں زیادہ سے زیادہ شرائط منوانے کی کوشش کی۔ مذاکرات کے بعد واپس جا کر عروہ نے قریش کو کہا کہ مَیں نے قیصر و کسریٰ کے دربار بھی دیکھے ہیں لیکن جو عزت محمد (ﷺ) کے صحابی محمد کی کرتے ہیں ایسا مَیں نے کسی اَور جگہ نہیں دیکھا۔ عروہ کے بعد قریش کی جانب سے بنی کنانہ کا رئیس حلیس بن علقمہ سفارت کے لیے آیا۔ آنحضرت ﷺ نے اُسے آتا دیکھ کر صحابہ کو فرمایا کہ اس شخص کے قبیلے والے قربانی کے منظر کو پسند کرتے ہیں فوراً اپنے قربانی کے جانور اس کے سامنے لاؤ۔ جب اس نے قربانی کے جانور اور تکبیروں کی آواز سنی تو اس بات کا اُس پر بڑا اثر ہوا۔ پھر مکرز بن حفص نامی شخص آیا جسے آتا دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ خدا خیر کرے یہ آدمی تو اچھا نہیں۔ ابھی اس شخص سے بات چیت شروع ہی ہوئی تھی کہ مکّے کا نامور رئیس سہیل بن عمرو حاضر ہو گیا۔ سہیل کو دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا یہ سہیل آتا ہے، اب خدا نے چاہا تو معاملہ آسان ہو جائے گا۔

قریش کی سفارت کاری کے بعد حضور اکرم ﷺ نے محسوس کیا کہ آپؐ کی طرف سے بھی کوئی فہمیدہ شخص مذاکرات کے لیے بھجوایا جائے چنانچہ قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص خراش بن امیّہ کو اس کام کے لیے منتخب کیا گیا۔ حضور ﷺ نے اسے اپنا اونٹ عطا فرمایا لیکن چونکہ ابھی یہ گفتگو ابتدائی مراحل میں تھی لہٰذا قریش کے جوشیلے نوجوان عکرمہ بن ابوجہل نے خراش کے اونٹ پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا۔ مذاکرات کے ان ادوار کے دوران قریش کی جانب سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوششیں بھی سامنے آتی رہیں۔ حرمت والے مہینے اور حرم کے علاقے میں ایسی حرکت پر مسلمانوں کو سخت طیش آیا لیکن حضور ﷺ نے درگزر سے کام لیا۔

خراش بن امیہ سے اہلِ مکّہ کے سلوک اور ان سازشی سرگرمیوں کو مدِّنظر رکھتے ہوئے آپؐ نے قریش کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کسی بااثر آدمی کو بطور سفیر بھجوانے کا فیصلہ کیا۔ اس مقصد کے لیے حضور ﷺ کی نظرِ انتخاب حضرت عمر بن خطابؓ پر پڑی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ مکّے کے لوگ میرے سخت دشمن ہیں اور میرے قبیلے کا کوئی بااثر آدمی اُن میں موجود نہیں۔ آپؐ نے حضرت عثمانؓ کا نام تجویز کیا جن کا تعلق قبیلہ بنو امیہ سے تھا۔ حضور ﷺ نے اس تجویز کو پسند فرمایا۔

حضرت عثمانؓ کو آنحضرت ﷺ نے اپنی جانب سے ایک تحریر بھی دی جس میں آپؐ کے آنے کا مقصد، یعنی عمرے کی ادائیگی کا ذکر کیا گیا تھا۔ حضرت عثمانؓ نے ابوسفیان اور دیگر رؤسائے قریش سے مذاکرات کیے۔ قریش اس بات پر بضد رہے کہ مسلمان اس سال عمرہ نہیں کر سکتے۔ حضرت عثمانؓ جب واپسی کی تیاری کرنے لگے تو قریش کے شریر لوگوں نے حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں کو مکّے میں روک لیا۔ ادھر مسلمانوں میں یہ افواہ پھیل گئی کہ اہلِ مکّہ نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا ہے۔

اس موقعے پر حضور ﷺ نے انتہائی صدمے اور غصّے میں تمام صحابہ کو ببول کے درخت کے نیچے جمع کیا اور ان سے اس بات پر بیعت لی کہ اگر یہ خبر درست ہوئی تو ہم عثمانؓ کا بدلہ لیے بغیر اس جگہ سے نہیں ٹلیں گے۔ بیعت کے دوران حضور ﷺ نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔ اسلامی تاریخ میں یہ بیعت، بیعتِ رضوان کے نام سے مشہور ہے۔ صحابہؓ کرام اس بیعت کو ہمیشہ بڑے فخر اور محبت سے بیان کیا کرتے تھے۔

جب قریش کو اس بیعت کی اطلاع پہنچی تو وہ خوف زدہ ہو گئے۔ انہوں نے حضرت عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں کو آزاد کر دیا اور مسلمانوں سے معاہدہ کرنے پر بھی آمادہ ہو گئے۔ صلح کی تمام تر گفتگو نہایت عمدہ، مصالحانہ ماحول میں ہوئی اور شرائطِ صلح سہل طریق سے طے پا گئیں۔ معاہدے کے مطابق مسلمان اگلے برس تین دن کے لیے عمرے کی غرض سے مکّہ آ سکتے تھے۔ اگر کوئی مرد مکے والوں میں سے مدینہ جاتا تو خواہ وہ مسلمان ہی ہوتا، آنحضرت ﷺ اسے مدینے میں پناہ نہ دے سکتے تھے۔ لیکن اگر کوئی مسلمان مکہ آ جاتا تو اہلِ مکہ اسے لوٹانے کے پابند نہ تھے۔ دونوں فریقین قبائلِ عرب کو اپنا حلیف بنا سکتے تھے۔ یہ معاہدہ دس سال کے لیے تھا جس دوران قریش اور مسلمانوں کے درمیان جنگ بند رہنی تھی۔ معاہدے کی دو نقول تیار کی گئی تھیں، جن پر بطور گواہ حضرت عثمانؓ سمیت دونوں جانب کے معززین نے دستخط کیے تھے۔

خطبے کے آخر میں حضرت عثمانؓ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعاؤں کی جانب توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کے حالات کے لیے خاص طور پر دعا کریں۔ اب تو گھروں کی چار دیواری میں بھی محفوظ نہیں ہیں۔ جہاں مولوی کہتا ہے پولیس والے پہنچ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بدفطرت افسران اور ظالموں سے ملک کی اور ہماری جان چھڑائے اور ہر احمدی کو آزادی اور محفوظ طریق پر اپنے وطن میں رہنے کی توفیق ملے۔ اگر یہ دعائیں جاری رہیں تو ہم ان شاء اللہ جلد یہ دیکھیں گے کہ مخالفین کا انجام نہایت عبرت ناک ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی توفیق دے۔ آمین

☆ ... ☆ ... ☆

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 08؍جنوری 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

جو چیز خدا تعالیٰ کی خاطر خرچ کی جائے وہ ضائع نہیں جاتی بلکہ یہ ایسا قرض ہے جسے اللہ تعالیٰ کئی گنا بڑھا کر لَوٹاتا ہے

تحریکِ وقفِ جدید کے تریسٹھ ویں سال کے دوران جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے ایک کروڑ پانچ لاکھ تیس ہزار پاؤنڈز کی بے مثال قربانی

اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لیے، مخلوق کی خدمت کے لیے مالی قربانی کرنا بھی ایک بہت بڑی نیکی ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی اسے بغیر اجر کے نہیں چھوڑتا

وقفِ جدید کے چونسٹھ ویں سال کے آغاز کا اعلان اور دنیا بھر میں بسنے والے احمدیوں کی قربانی کے واقعات کا عمومی تذکرہ

پاکستان اور الجزائر کے احمدیوں کی شدید مخالفت کے پیشِ نظر دعاؤں، نوافل اور صدقات پر زور دینے کی تلقین

امن کے لحاظ سے پاکستان کے عمومی حالات نیز دنیا کی تیزی سے بگڑتی ہوئی صورتِ حال کے پیشِ نظر دعاؤں کی طرف توجہ کرنے کا ارشاد

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً ؕ وَ اللّٰہُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ (البقرۃ:246)

کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے تا کہ وہ اس کے لیے اسے کئی گنا بڑھائے اور اللہ رزق قبض بھی کر لیتا ہے اور کھول بھی دیتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کو قرض دینے کا ذکر ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کو انسانی پیسے کی ضرورت ہے اور اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے وہ قرض مانگ رہا ہے۔ قرض کے ایک تو عام معنی ہیں جو ہم قرض کے لین دین میں استعمال کرتے ہیں، کسی سے ادھار لیا یا لیکن اس کے لغوی معنی اچھے یا بُرے بدلے کے بھی ہیں۔ یہاں اس کے معنی ہوں گے کہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ اس کا اس کو بہترین بدلہ دے۔

پس جہاں اللہ تعالیٰ کے لیے خرچ کرنے یا دینے کا سوال اٹھتا ہے تو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو کرنے والے کو بہترین بدلہ عطا فرماتا ہے۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے لیے خرچ کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کو دے رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کا بہترین بدلہ عطا فرماتا ہے۔ قرآن کریم میں اَور بھی بہت سی جگہ قربانیوں اور مالی قربانیوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی بہتری کی خاطر خرچ کرنے کو خود اللہ تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے کے برابر ٹھہرایا گیا ہے۔ اور جو چیز خدا تعالیٰ کی خاطر خرچ کی جائے وہ ضائع نہیں جاتی بلکہ یہ ایسا قرض ہے جسے اللہ تعالیٰ کئی گنا بڑھا کر لوٹاتا ہے۔ پس کوئی یہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی قرض کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ تو خود ربّ ہے، تمام جہان کو پالنے والا ہے اور دینے والا ہے۔ اس کو کسی کی حاجت نہیں ہے۔ وہ جب اپنے لیے قرض کا لفظ استعمال کرتا ہے تو مطلب ہے کہ میرے راستے میں خرچ کرو اور میرے بے شمار انعامات حاصل کرنے والے بنو۔ کون ہے جو مجھے قرضہ حسنہ دے؟ یہ سوال اٹھا کر اس طرف ترغیب دلائی گئی ہے کہ کون ہے جو میرے راستے میں خرچ کر کے میرے بے شمار انعاموں کا وارث بنے اور بنتا چلا جائے؟ اور آگے خود ہی اس کی وضاحت بھی فرما دی کہ میں تمہارے اس قرض کو اپنے پاس رکھنے کے لیے، اپنی ضرورت کے خرچ کے لیے نہیں مانگ رہا بلکہ تمہیں کئی گنا بڑھا کر دینے کے لیے تمہارے سے یہ قرض لے رہا ہوں اور اس کے لیے کہہ رہا ہوں۔ اگر تم میرے دین کے لیے، میری مخلوق کی بہتری کے لیے خرچ کرو گے تو کئی گنا بڑھا کر تمہیں واپس لوٹاؤں گا اور قرضہ حسنہ کا لفظ استعمال کر کے یہ بھی بتا دیا کہ تم اپنی مرضی سے اور خوش دلی سے یہ خرچ کرو گے تو پھر ایسا جو خرچ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہو گا وہ تمہاری طرف سے قرضہ حسنہ ہو گا اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے کئی گنا بڑھا کر لوٹائے گا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک مجلس میں اس حوالے سے بیان کرتے ہوئے ایک جگہ یوں فرمایا کہ

’’اللہ تعالیٰ جو قرض مانگتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں ہوتی ہے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کو حاجت ہے اور وہ محتاج ہے۔ ایسا وہم کرنا بھی کفر ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جزا کے ساتھ واپس کروں گا۔‘‘ یعنی بڑھا کر واپس کروں گا ’’یہ ایک طریق ہے اللہ تعالیٰ جس سے فضل کرنا چاہتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 268)

پھر ایک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’ایک نادان کہتا ہے کہ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا۔(البقرۃ:246)(کون شخص ہے جو اللہ کو قرض دے) اس کا مفہوم یہ ہے کہ گویا معاذ اللہ خدا بھوکا ہے۔ احمق نہیں سمجھتا۔‘‘ آپؑ فرماتے ہیں کہ احمق لوگ ہیں جو ایسی باتیں کرتے ہیں۔ ’’احمق نہیں سمجھتا کہ اس سے بھوکا ہونا کہاں سے نکلتا ہے؟‘‘ جب قرضہ حسنہ کی بات اللہ تعالیٰ کرتا ہے کہ مجھے دو تو اس سے کہاں یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھوکا ہے۔ فرمایا کہ ’’یہاں قرض کا مفہوم اصل تو یہ ہے کہ ایسی چیزیں جن کے واپس کرنے کا وعدہ ہوتا ہے‘‘ قرض تو ہوتا ہی واپس کرنے کے لیے ہے اور اس کے ساتھ وعدہ ہوتا ہے۔ فرمایا کہ ’’اس کے ساتھ افلاس اپنی طرف سے لگالیتا ہے‘‘ یعنی اعتراض کرنے والا افلاس کا لفظ یا غربت کا لفظ یا اللہ تعالیٰ کی ضرورت کا لفظ اپنی طرف سے لگالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہ نہیں فرمایا کہ میں بھوکا ہوں، افلاس زدہ ہوں۔ اس لیے مجھے دو۔ اپنی ذات کے لیے میں نے خرچ کرنا ہے۔ ہاں اپنے بندوں کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے جب بھوکے ہوتے ہیں تم دو گے، ان پر خرچ کرو گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے مجھ پر خرچ کیا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’یہاں قرض سے مراد یہ ہے کہ کون ہے جو خدا تعالیٰ کو اعمال صالحہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کی جزا اسے کئی گنا کر کے دیتا ہے۔‘‘ کوئی بھی عمل صالح ہو اللہ کی خاطر بجا لاؤ تو اللہ تعالیٰ اسے بڑھا کے دیتا ہے صرف روپیہ پیسے کی بات نہیں ہے اور یہ جو بات ہے، فرماتے ہیں ’’یہ خدا کی شان کے لائق ہے۔ جو سلسلہ عبودیت کا ربوبیت کے ساتھ ہے۔ اس پر غور کرنے سے اس کا یہ مفہوم صاف سمجھ میں آتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ بدوں کسی نیکی، دعا اور التجا اور بدوں تفرقہ کافر و مومن کے ہر ایک کی پرورش فرما رہا ہے۔‘‘ اللہ تعالیٰ تو ہر ایک کی پرورش کر رہا ہے قطع نظر اس کے کوئی کافر ہے یا مومن ہے ’’اور اپنی ربوبیت اور رحمانیت کے فیض سے سب کو فیض پہنچا رہا ہے۔ پھر وہ کسی کی نیکیوں کو کب ضائع کرے گا؟‘‘ جب بغیر کسی نیکی کے، بغیر کسی کام کے اللہ تعالیٰ سب کو پال رہا ہے اور دے رہا ہے تو پھر جب کوئی نیکی کرے گا اور عمل صالح کرے گا تو اس کو کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ضائع کرے اور اس کا اجر نہ دے۔ ’’اس کی

شان تو یہ ہے مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ۔(الزلزال:8) جو ذرّہ بھی نیکی کرے اس کا بھی اجر دیتا ہے اور جو ذرّہ بدی کرے گا اس کی پاداش بھی ملے گی۔ یہ ہے قرض کا اصل مفہوم جو اس آیت سے پایا جاتا ہے۔ چونکہ اصل مفہوم قرض کا اس سے پایا جاتا تھا اس لیے یہی کہہ دیا مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یُقۡرِضُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا۔ (البقرہ:246) اور اس کی تفسیر اس آیت میں موجود ہے مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ۔'' (الزلزال:8)
(ملفوظات جلد1 صفحہ 226-227)

کہ جو ذرّہ بھی نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا بدلہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لیے، مخلوق کی خدمت کے لیے مالی قربانی کرنا بھی ایک بہت بڑی نیکی ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی اسے بغیر اجر کے نہیں چھوڑتا۔ دوسری جگہ پر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ مالی قربانیوں کے سلسلہ میں تو افراد جماعت سے بہتر اور کون جان سکتا ہے۔ ہر طبقہ کے احمدی کا ذاتی تجربہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر، اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لیے اس کی راہ میں خرچ کرنا جہاں دل کے سکون کا باعث بنتا ہے وہاں دنیاوی لحاظ سے بھی ہزاروں لوگ اس تجربہ سے گزرتے ہیں کہ حیرت انگیز طور پر اللہ تعالیٰ وہ رقم جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دی ہوتی ہے واپس لوٹاتا ہے۔ ایسے بہت سے احمدی ہیں جو صرف قربانی کرتے ہیں یعنی قربانی کے نام پر قربانی کرتے ہیں اور صرف یہ خواہش ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے۔ ان کے دل میں یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ اس کا بدلہ انہیں دنیا میں یا دنیاوی مال کی صورت میں مل جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ میں احسن رنگ میں اس کو لوٹاؤں گا وہ لوٹا دیتا ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں جو بُرے حالات کے باوجود قربانی کر دیتے ہیں اور یہ امید رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کی اپنی ضروریات کسی نہ کسی طرح پوری کر رہی دے گا اور اللہ تعالیٰ ان کی اس امید کو بھی پوری کر دیتا ہے اور ان کو بھی حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے ضرورت پوری کر دی لیکن شرط یہ ہے کہ نیک نیتی سے خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربانی کی جائے اور اس کے لیے باقی احکامات اور نیکیوں کو بھی بجالایا جائے۔ یہ نہیں کہ صرف مال دے دیا اور سمجھ لیا کہ میں نے بہت قربانی کر دی، باقی فرائض پورے کر دیے۔ باقی نیکیاں بجالانا بھی ضروری ہے۔ نہ کہ ایک کاروباری شخص کی طرح صرف اس سوچ کے ساتھ مال خرچ ہو کہ اس کا منافع لینا ہے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دو منافع مل جائے گا۔

بہرحال میں اس وقت بعض لوگوں کے اپنے واقعات پیش کرتا ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے فیض پایا۔ اکثر ایسے واقعات ہیں جن میں خالص ہو کر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی دی اور حیرت انگیز طور پر ان کی ضروریات کو نہ صرف اللہ تعالیٰ نے پورا کیا بلکہ بڑھا کر دیا۔ بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اس بات کی بھی پروا نہیں کی کہ اپنی اور اپنے بچوں کی بھوک کس طرح مٹائیں گے لیکن چند منٹ کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑھ کر ان کی بھوک کو مٹانے کے سامان پیدا کر دیے۔ جو ان کے پاس تھا اس سے بہت بڑھ کر دے دیا اور یوں یہ بات ان کے ایمان میں مزید تقویت کا ذریعہ بن گئی۔ پس یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے وہ لوگ جن کی بے شمار مثالیں آج ہمیں جماعت احمدیہ میں ہی نظر آتی ہیں۔

گنی کناکری کے صدر اور مبلغ انچارج نے ایک واقعہ لکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے میرا جو گذشتہ سال کا وقفِ جدید کا خطبہ تھا وہ مسجد میں پڑھ کے سنایا جس میں مَیں نے مالی قربانی کی اہمیت کو بیان کیا تھا اور اس حوالے سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات پیش کیے تھے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے پانچ ذرائع میں سے ایک ذریعہ جہاد بالمال کا ذکر فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ ایک دل میں دو محبتیں اکٹھی نہیں ہوسکتیں یعنی مال کی محبت بھی ہو اور خدا تعالیٰ کی محبت بھی ہو اور اس کے علاوہ بعض واقعات بھی میں نے سنائے تھے جو عموماً میں مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات سنایا کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ نماز جمعہ کے بعد ایک غریب اور مخلص احمدی موسیٰ کبا (Muossa Kaba) صاحب نے اپنی جیب میں جتنے پیسے تھے نہایت اخلاص کے ساتھ وقف جدید کی مد میں ادا کر دیے جبکہ وہ اس سے پہلے اپنا چندہ ادا کر چکے تھے۔ جب رقم کا پوچھا گیا کہ کتنی ہے تو کہنے لگے جو جیب میں تھا میں نے نکال کے دے دیا اب خود ہی گن لیں۔ میں نے تو اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لیے دیا ہے گنتی کر کے نہیں دیا۔ جب گنتی کی گئی تو پچاسی ہزار فرانک کی رقم تھی۔ جب انہیں کہا گیا کہ اس میں سے کچھ رقم واپس رکھ لیں۔ آپ نے گھر بھی جانا ہے۔ سب ہی آپ نے جیب میں سے نکال کے دے دیے ہیں۔ کرایہ بھی آپ کے پاس نہیں رہا تو کہنے لگے کہ آپ نے سنا نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک دل میں دو محبتیں جمع نہیں ہوسکتیں۔ لہٰذا آج مجھے اللہ تعالیٰ کی محبت کے سہارے جینے دیں۔ اور خوشی خوشی پیدل اپنے گھر چلے گئے۔

تو یہ ہیں وہ نظارے جنہیں دیکھ کر مبلغ صاحب نے بھی لکھا ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے۔ کیسی مخلص جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمائی ہے۔ لوگ خطبات سنتے ہیں اور سن کے کہہ دیتے ہیں ہاں جی ہم نے سن لیا ہے۔ لیکن اس گہرائی سے اس بات کو نوٹ کرنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دو محبتیں دل میں نہیں رہ سکتیں تو پھر یہ نہیں ہوسکتا کہ میری جیب میں مال پڑا ہو اس کی محبت بھی میں رکھوں اور فوری طور پہ اس پر عمل بھی کر دیا۔ لوگ کہتے ہیں ان کو سمجھ نہیں آتی۔ یہ ہے گہرائی سے کسی بات کو سننا اور اس پر عمل کرنا۔ کیسے عجیب قربانی کے نظارے ہیں۔ یہ بھی شرائط بیعت کے مطابق ہے کہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ سے وفا کا عہد پورا کرنا ہے۔ کوئی شکوہ نہیں کرنا۔ اس ادائیگی سے قربانی کی خوشی ہوئی کہ وفا کے ساتھ قربانی کے لیے تیار ہیں۔ ہمارے مخالفین کہتے ہیں کہ ہم جماعت کا نام دنیا سے مٹا دیں گے۔ کون ہے جو اللہ تعالیٰ سے ایسی محبت کرنے والوں اور وفا کرنے والوں کو مٹا سکے۔ اللہ تعالیٰ پھر ایسی محبت کرنے والوں کو اپنے ساتھ چمٹاتا ہے اور دشمن کی خاک کا بھی پتہ نہیں چلتا۔

جماعت احمدیہ فرانس کی ایک خاتون ڈینوا (Dieneba) صاحبہ ہیں کچھ عرصہ قبل انہوں نے بیعت کی تھی۔ ان کو فیملی کے ساتھ بھی کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے مالی قربانی میں چاہے وہ وقفِ جدید ہو، تحریکِ جدید ہو، مسجد فنڈ ہو ہمیشہ حصہ لینے کی کوشش کی ہے اور چندوں کی برکات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کہتی ہیں اس سال میں نے وقفِ جدید چندے کی ادائیگی کی، تو حالات اس طرح کے تھے کہ میں اچھی جاب کے لیے ایک لمبے عرصہ سے کوشش کر رہی تھی لیکن کوئی جاب نہیں مل رہی تھی۔ کہتی ہیں کہ جس دن میں نے چندہ وقفِ جدید کی ادائیگی کی ہے دس منٹ کے بعد ہی مجھے فون کے ذریعہ ایک بہت بڑی کمپنی کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی کہ ان کے ہاں مجھے جاب مل گئی ہے۔ کہتی ہیں ان تمام چندوں کی ادائیگی کے فوراً بعد اور خاص طور پر وقفِ جدید کی ادائیگی کے فوراً بعد کام کا حصول یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے لیے ایک نشان ہے۔

قازقستان کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ لوکل معلم جسلان صاحب کی اہلیہ نے چند سال پہلے بیعت کی تھی۔ اس دفعہ اپنی سالگرہ کے موقع پر سات ہزار ٹینگے (Tenge، لوکل کرنسی ہے) تحریک جدید اور وقف جدید میں آدھی آدھی کر کے دے دی۔ وہ بیان کرتی ہیں ...اس رقم کی ادائیگی کے ایک ہفتے کے بعد ہی مجھے ستر ہزار ٹینگے کی رقم مل گئی جس کی مجھے کوئی امید بھی نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کی تو اس نے دس گنا بڑھا کے واپس کر دیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ایسا کیوں نہیں ہوتا۔ ہمارے ساتھ تو ایسا واقعہ پیش نہیں آتا۔ ان کو چاہیے کہ استغفار بھی کریں اور اپنے دلوں کو ٹٹولیں کہ کیا اس قربانی کے وقت ان کی نیت خالصۃً للہ قربانی کی تھی؟ اگر تھی تو پھر شکوہ بھی پیدا نہیں ہوسکتا۔ پھر تو اس بات پر خوش ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے قربانی کی توفیق عطا فرمائی۔ بس اللہ تعالیٰ نے دینا تھا۔ کس طریقے سے دینا ہے وہ دے دے گا۔ ہوسکتا ہے آج نہیں تو کل دے دے گا لیکن جن کی نیت ہی یہ ہوتی ہے ان کو پھر شکوے بھی پیدا ہوتے ہیں۔ تھوڑ دل ایسے کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو تو پھر نمازیں بھی بوجھ لگ رہی ہوتی ہیں۔

ماسکو کے ایک دوست ہیں عبدالرحیم صاحب۔ کہتے ہیں کہ نوکری کے معاملے میں میری قسمت ہمیشہ خراب رہی ہے۔ جہاں بھی کام ملتا وہاں تنخواہ اتنی کم ہوتی کہ ساری فیملی کا گزارہ مشکل ہو جاتا۔ ایک مرتبہ تو ایک ماہ کی تنخواہ بھی ادا نہیں کی گئی لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ میری تنخواہ میں اضافہ ہونے لگ گیا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اشارہ ہے کہ مجھے چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرنے چاہئیں۔ چنانچہ میں نے چندے ادا کرنے شروع کر دیے۔ جتنے چندے تھے باقاعدگی سے دینے شروع کر دیے۔ ان کی ادائیگی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مزید فضل کیا اور مجھے ایک ایسی نوکری کی پیشکش ملی جس کا میں دو سال سے انتظار کر رہا تھا اور اللہ کے فضل سے اب مجھے چندہ وقف جدید کی ادائیگی کی بھی توفیق ملی ہے اور مجھے خاص طور پر اس بات کا ادراک ہو گیا ہے کہ چندوں کی ادائیگی میں مستقل مزاجی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انسان کی آمدنی بڑھاتا چلا جاتا ہے اور آمدنی کا مستقل انتظام بھی فرما دیتا ہے اور یہ کہ میں اللہ کا بڑا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے چندوں کے شاملین میں، چندہ جات میں، جماعتی چندہ جات میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

سیرالیون سے واٹرلو (Waterloo) ریجن کے مبلغ افتخار صاحب کہتے ہیں کہ چندہ وقفِ جدید کی وصولی کے بارے میں مختلف جماعتوں کے دورہ جات کیے۔ احباب جماعت کو بتایا کہ ہماری طرف سے آپ کو چندوں کی اہمیت بتانے میں سستی ہوئی ہے، تحریک جدید کے چندے کے اعلان کے وقت میں نے اعلان کیا تھا کہ سیرالیون میں کافی استعداد ہے، پوٹینشل (Potential) ہے اور اگر وہ چاہیں تو اپنے چندوں میں بہتری کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس پیغام کو لے کے وہ جماعتوں میں گئے اور انہوں نے کہا کہ خلیفۃ المسیح کا یہ پیغام ہے کہ سیرالیون کافی بڑی اور پرانی جماعت ہے اور افراد جماعت قربانیاں کرنے کے لیے تیار ہیں۔ سستی ہے تو عہدیداروں کی طرف سے ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ پیغام سن کے احباب جماعت میں ایک جوش اور ولولہ پیدا ہوگیا اور انہوں نے نہ صرف یہ کہ وقفِ جدید کے چندے ادا کر دیے بلکہ دوسرے چندہ جات میں بھی اضافہ کے ساتھ ادائیگی کی۔ Newton ایک جگہ ہے وہاں اٹھارہ گھرانوں میں رابطہ کیا جس کے نتیجہ میں تیرہ لاکھ لیون ایک ہی دن میں وصول ہوگئے۔ دو احمدی سکولوں کے طلباء نے تین لاکھ لیون ایک ہی دن میں وقف جدید میں ادا کر دیے اور مزید دو لاکھ لیون کا بعد میں اضافہ کر دیا۔ Newton میں ایک بچی مسلمہ فوفونہ (Muslima Fofanah) نے پچاس ہزار لیون ادا کیے اور کہا کہ اس کے لیے خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعا کی درخواست کریں۔ کہتے ہیں پانچ طالب علموں نے مجھے بتایا کہ مزدوری کرنے پر جو اجرت ملی تھی انہوں نے پچاس ہزار لیون وقف جدید میں پیش کر دیے۔ پس یہ ہیں وہ لوگ جو خلیفۂ وقت کے حکم پر لبیک کہنے والے ہیں۔ کبھی ملے نہیں، کبھی اس طرح آمنے سامنے بیٹھے نہیں لیکن ان کے دلوں میں خلافت سے محبت اور اس کا احترام ہے اور اسی لیے پھر اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر قربانی کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ پھر اسی محبت کی ایک اَور مثال دیکھیں۔ Newton جماعت کی ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے S.Bah کے گھر جا کر چندہ کی تحریک کی اور خطبہ کا اقتباس سنایا کہ سیرالیون میں افراد جماعت قربانیاں کرنے کے لیے تیار ہیں تو ان کی اہلیہ صاحبہ بڑی جذباتی ہوگئیں۔ انہوں نے کہا کہ خلیفۃ المسیح نے بالکل ٹھیک کہا ہے اور پھر کہتی ہیں لیکن مجبوری ہے کہ آج ہمارے گھر میں کچھ نہیں ہے۔ کہتے ہیں ابھی بیٹھے ہوئے تھے کہ کہیں سے بالکل خلاف توقع کوئی رقم آ گئی جو انہوں نے اسی وقت سیکرٹری مال جو ان کے ساتھی تھے ان کو پکڑا دی کہ ہماری چندہ کی رسید کاٹ دیں۔ گننے پر پتہ لگا کہ دو لاکھ لیون ہیں جو انہوں نے سارے چندے میں ادا کر دیے۔ اور اس ادائیگی سے بہت مطمئن اور خوش تھیں۔ کوئی شکوہ نہیں تھا کہ ایسے غلط وقت میں آ گئے ابھی تو ہمیں خود ضرورت ہے۔ ہماری جو رقم آئی ہے وہ تم لے گئے۔ تو کہتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ رقم میں سے گھر میں کھانے پینے کے لیے بھی کچھ رکھ لیں۔ کہنے لگیں اب تو کچھ نہیں ہے۔ جو رقم آئی ہے چندہ میں ادا کر دی ہے۔ اب ہمیں کوئی پروا نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بھی ادھار نہیں رکھا۔ کہتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد ہی ان کو کہیں سے کچھ اَور رقم بھی آ گئی جو کافی رقم تھی اور پھر ان کے کھانے پینے کا بھی انتظام ہوگیا۔

قرغزستان کے مبلغ سلسلہ ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک مخلص قرغز احمدی قوبت (Kubat) صاحب بشکیک (Bishkek) میں رہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے وقف جدید کے لیے ایک ہزار سُم (Som) دینے کا وعدہ کیا تھا۔ سُم قرغز کرنسی ہے۔ مالی سال ختم ہونے سے ایک ماہ قبل ہماری جماعت کے صدر صاحب نے خطبہ میں وقف جدید کے چندے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ کہتے ہیں انہوں نے خطبہ میں ہمارے خلیفۃ المسیح کے کسی گذشتہ خطبہ کے واقعات پڑھ کر سنائے تو کہتے ہیں میں نے اپنے کیے ہوئے وعدہ ایک ہزار سُم میں سے اس وقت تک صرف دو سو سُم ادا کیے ہوئے تھے۔ مکمل ادائیگی کی ابھی توفیق نہیں ملی تھی۔ میری ایک بیمار بہن ہیں، حکومت اسے ہر ماہ چار ہزار سُم ادا کرتی ہے۔ اس روز جمعہ کے بعد میں اپنی بہن کی پینشن لینے بینک گیا۔ جب میں نے اے ٹی ایم مشین میں کارڈ ڈالا تو اکاؤنٹ میں دس ہزار سُم موجود تھے۔ ایک ہفتہ قبل میری والدہ نے حکومت کو ایک خط لکھا تھا کہ ہمارا گزارہ اس طرح نہیں ہوتا تو الاؤنس بڑھایا جائے تو میں سمجھا کہ یہ وہی رقم آئی ہے حکومت کی طرف سے۔ لیکن کہتے ہیں کہ آج صبح 29/ دسمبر کو حکومت کی طرف سے فون آیا کہ وعدہ کے مطابق آپ لوگوں کو ہم پانچ ہزار سُم دیں گے۔ اس طرح مزید پانچ ہزار سُم بھی مل گئے۔ اور کہتے ہیں میں نے چندہ بھی ادا کر دیا اور جو ہم پہلے خرچ کر چکے تھے یہ اس میں سے نکال لیا۔ تو کہتے ہیں جو چندہ میں نے ادا کیا تھا یہ فوری طور پر اس کی برکت کا نتیجہ ہے۔ ہمیں نہیں پتہ لگا کہ وہ پہلے پیسے کہاں سے آئے تھے لیکن بہرحال ہمارے اکاؤنٹ میں آئے ہوئے تھے اور بینک نے کہا کہ یہ تمہارے ہی پیسے ہیں۔ اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ تو یہ جو قربانیاں ہیں پھر ایمان میں ترقی کا باعث بنتی ہیں۔

تنزانیہ کے امیر صاحب کہتے ہیں کہ زنجبار (Zanzibar) جماعت سے خیر رشیدی صاحب ہیں۔ انہیں جب اس سال کے اختتام پہ وقف جدید کی یاددہانی کروائی گئی۔ تو انہوں نے لکھا کہ جب یہ یاددہانی ہوئی ہے اس وقت میرے پاس نہ کوئی نوکری تھی اور نہ ہی کوئی رقم لیکن میں نے مربی صاحب سے درخواست کی کہ آپ میرا نام مکمل ادائیگی کرنے والوں کی فہرست میں شامل کر دیں۔ اللہ تعالیٰ خود ہی انتظام فرما دے گا۔ کہتے ہیں دو دن گزرے ہوں گے کہ مجھے ڈرائیور کی نوکری مل گئی اور پہلے ہی دن جو آمد ہوئی اس سے بآسانی میں نے اپنا اور اپنے بچوں کی طرف سے چندہ وقف جدید ادا کر دیا۔ تو کہتے ہیں چندہ ادا کرنے کی نیت کی وجہ سے مستقل آمد کا میرا انتظام ہوگیا۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ دیکھیں ایسی باتیں ہیں کہ ان باتوں سے پھر ہمارا ایمان بھی پختہ ہوتا ہے۔

تنزانیہ کے امیر صاحب ہی تحریر کرتے ہیں ارینگا ریجن سے طٰہٰ صاحب نے بیان کیا کہ اس سال خاکسار کو چندہ وقف جدید کے حوالے سے غیرمعمولی برکات مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔ کہتے ہیں وقف جدید کا وعدہ تقریباً چھ لاکھ شلنگ (Shilling) تھا۔ نومبر میں مالی مشکلات کو دیکھتے ہوئے انہوں نے مجھے خط لکھا کہ مجموعی طور پر ملکی اور کاروباری حالات بہت خراب ہیں اس لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے میں وقف جدید کا وعدہ مکمل کر سکوں۔ اب یہ لوگ جو خط مجھے لکھتے ہیں یہ بھی صرف ذاتی ضروریات کے لیے نہیں لکھتے، بلکہ یہ فکر کے ساتھ لکھتے ہیں کہ دعا کریں کہ ہم اپنا چندہ ادا کر سکیں۔ آگے بعض واقعات آئیں گے کہ لوگ تو اس لیے نمازیں اور تہجد پڑھتے ہیں کہ ہم چندوں کی ادائیگی کر سکیں بجائے اس کے کہ اپنی ذاتی ضروریات پوری کریں۔ کہتے ہیں ابھی خط لکھا ہی تھا کہ دل میں سکون سا محسوس ہوا کہ ان شاء اللہ کچھ سامان ہو جائے گا اور ابھی خط لکھے ہوئے چوبیس گھنٹے ہی گزرے ہوں گے کہ کسی ریفرنس سے میرے پاس ایک دوست اپنے کاروبار کے سلسلہ میں مشورہ اور کنسلٹیشن (consultation) کے لیے آئے۔ ان سے ملنے پر علم ہوا کہ پندرہ سال پہلے ہم دونوں کلاس فیلو بھی تھے۔ کہتے ہیں ان کے کام کے سلسلہ میں جو باتیں ہوئیں کاروباری باتیں ہوئیں۔ پھر مجھے ان کے ذریعہ سے ایک کنٹریکٹ مل گیا جو اس وقت چھ ملین شلنگ کا کنٹریکٹ تھا۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے وعدے کی رقم سے کئی گنا زیادہ، دس گنا بڑھا کر انتظام فرما دیا۔ چھ لاکھ کو چھ ملین کر دیا۔ ایڈوانس ملتے ہی سب سے پہلے میں نے وقفِ جدید کا وعدہ پورا کیا۔

زنجبار کے ایک نومبائع دوست جمعہ صاحب ہیں۔ سبزی منڈی میں مزدوری کا کام کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب وقفِ جدید کے وعدے کی ادائیگی کے حوالے سے تحریک کی گئی تو ان دنوں سامان لانے والی گاڑیوں کی آمد و رفت بند ہوگئی تھی۔ سامان کی گاڑیوں پر لوڈنگ اَن لوڈنگ کرتے ہیں۔ مالی حالات تنگ تھے۔ جس طرح میں نے کہا تھا ناں اب یہ مزدور آدمی ہے، غریب آدمی ہے یہ دعا نہیں کر رہا کہ میری ضروریات پوری ہو جائیں، میرا پیٹ بھرنے کے سامان ہو جائیں بلکہ کہتے ہیں میں نے کچھ دن تہجد میں اللہ تعالیٰ سے چندوں کی ادائیگی کے لیے خاص دعا کی۔ تہجد میں اٹھ کے دعا کی تو صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے کہ میں مالی قربانی میں پیچھے نہ رہوں۔ چنانچہ وقفِ جدید کا سال ختم ہونے سے صرف تین دن پہلے یہ سلسلہ کاروبار جو کہ بند ہوا ہوا تھا دوبارہ شروع ہوگیا اور انہیں تقریباً تین لاکھ شلنگ کی آمد ہوئی جس سے کہتے ہیں مجھے اپنا اور اپنے بچوں کا چندہ ادا کرنے کی توفیق ملی۔ یہ ذکر نہیں کہ گزارہ کرنے کے لیے ہمیں رقم مل گئی بلکہ یہ کہ میرا اور میرے بچوں کا چندہ ادا ہوگیا۔ کہتے ہیں جب سے میں نے بیعت کی ہے چندہ جات کی ادائیگی کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے میرے مال میں خاطر خواہ برکت عطا فرمائی ہے۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کو فکر ہے تو چندوں کی ادائیگی کی اور تہجد میں جیسا کہ میں نے کہا خاص طور پر رو رو کر دعا کر رہے ہیں تو یہ کہ خدا تعالیٰ چندہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایک دنیادار انسان یہ باتیں سن کر کہہ سکتا ہے یہ تو پاگل پن ہے لیکن دنیادار کی نظر میں یہی جو بیوقوف لوگ ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ پیار کرتا ہے اور پھر ان کی ضرورتیں خود ہی پوری کرتا ہے۔

رپورٹس میں عجیب عجیب واقعات ملتے رہتے ہیں۔ گیمبیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں: نارتھ بنک ریجن کے ایک گاؤں کے دکاندار ابراہیم صاحب بڑے کامیاب تاجر تھے اور لوگ اپنی امانتیں وغیرہ ان کے پاس رکھوایا کرتے تھے اور اس وقت یہ غیر احمدی تھے۔ بعض وجوہات کی بنا پر اچانک دیوالیہ ہو گئے اور انہوں نے اپنے کاروبار کو بچانے کے لیے لوگوں کی امانتوں میں سے بھی خرچ کر لیا۔ جب انہیں خطرہ ہوا کہ وہ امانتیں

بھی واپس نہیں کر پائیں گے تو اپنے آبائی ملک گنی کناکری چلے گئے۔ ملک چھوڑ کے دوڑ گئے اور تین سال تک گنی کناکری رہے۔ پھر انہوں نے فیصلہ کیا کہ انہیں واپس جانا چاہیے۔ دل میں نیکی تھی تو یہی فیصلہ کیا کہ واپس جا کے حالات کا مقابلہ کر لیں گے اور لوگوں کے قرضے کسی نہ کسی طرح واپس کرنے چاہئیں چنانچہ انہوں نے گاؤں کے چیف اور ڈسٹرکٹ چیف کو فون کیا اور ایک موقع دینے کی منت سماجت کی کہ مجھے موقع دو، مجھے واپس آنے دو۔ گرفتار نہ کرنا تو میں کوشش کروں گا کہ میں سارے قرضے ادا کر دوں۔ چنانچہ چیف نے اس شرط پہ واپس آنے کی اجازت دی کہ وہ محنت کر کے کمائیں گے اور لوگوں کی امانتیں واپس کریں گے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو جیل بھیج دیا جائے گا۔ کہتے ہیں انہیں آئے ہوئے ابھی چار ماہ کا عرصہ ہوا تھا کہ ان تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچا جسے سن کر انہوں نے احمدیت قبول کر لی اور باقاعدگی سے چندہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ مالی تحریکات میں بھی حصہ لینے لگے۔ جو آمد ہوتی تھی اس میں سے کچھ نہ کچھ حصہ ڈالتے رہتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندے کی ادائیگی سے ان کے کام میں اتنی برکت پڑی کہ دو سال کے عرصہ میں انہوں نے نہ صرف اپنے تمام قرض ادا کر دیے جو کہ دو لاکھ ڈلاسی (Dalasi) تھے بلکہ اپنا مکان بھی تعمیر کر لیا اور دکان بھی دوبارہ سے قائم کر لی اور اب ان کا کام پہلے سے بہت بڑھ کر ترقی کر رہا ہے اور وہ خود کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ چندے کی برکات سے ہوا ہے۔

آسٹریلیا جماعت کی ایک لجنہ ممبر ہیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ جب ہم نئے گھر میں شفٹ ہوئے تو ہمارے مالی حالات اچھے نہیں تھے۔ گھر کا کرایہ بھی زیادہ تھا۔ میرے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ ضروری سامان خرید سکوں اور دوسری طرف چندے کا سال بھی ختم ہو رہا تھا۔ میں نے اللہ پہ توکل کرتے ہوئے چندہ ادا کر دیا اور دعا کی کہ اے اللہ کسی کی محتاجی نہ ہو خود میری ضروریات پوری کر دے۔ یہ دنیادار ملک میں رہنے والی خاتون ہے۔ یہ نہیں ہے کہ کوئی غریب ملک میں تھیں۔ کہتی ہیں اسی دن شام کو میرے شوہر آئے اور مجھے لا کر کچھ پیسے دیے اور کہنے لگے کہ مجھے آج میرے افسر سے یہ بونس ملا ہے اور سارے ملازمین میں سے یہ صرف مجھے ہی ملا ہے اور کسی کو نہیں ملا، جو میرے چندے کی رقم سے دوگنی رقم تھی۔ یہ کہتی ہیں اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل اور احسان تھا کہ میں حیران رہ گئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاطر کی گئی قربانی کرنے والے کو کبھی بے یارومددگار نہیں چھوڑتا۔

انڈیا، بھارت سے قمرالدین صاحب، یہ انسپکٹر ہیں لکھتے ہیں کہ مالی سال کے اختتام پر ناظم وقف جدید کے ہمراہ دورے پہ جماعت کالی کٹ پہنچا۔ اس دوران ایک احمدی حنیف صاحب کے گھر بھی گئے۔ انہوں نے آٹھ سال قبل بیعت کی تھی اور معمولی مزدوری کر کے گزر بسر کرتے ہیں۔ ان کے گھر پہنچے تو ان کا دس سال کا بیٹا مدلاج علی اپنے گلّی اور گولک لے کر آیا اور وقفِ جدید میں جمع کرواتے ہوئے بتایا کہ یہ چندہ اس نے وقف جدید کے لیے سال بھر اکٹھا کیا ہے۔ جب گلّی کو کھولا گیا تو اس میں بڑی رقم تھی۔ ناظم صاحب نے اس بچے سے دریافت کیا کہ عموماً بچے پیسے اپنی پسند کی چیزیں خریدنے کے لیے جمع کرتے ہیں یہ تم چندہ وقف جدید میں کیوں دے رہے ہو؟ اس پر اس بچے نے جواب دیا جس کا مفہوم یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے کرام تو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیتے ہیں اس لیے یہ رقم چندہ وقف جدید میں دے رہا ہوں۔ یہ ہے احمدی بچوں کی تربیت۔ جس جماعت کے بچوں کی یہ سوچ ہو اور اس طرح تربیت ہو اس کو یہ مخالفین احمدیت کیا نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ مخالفین چاہے جتنا بھی زور لگا لیں لیکن یہ جماعت خدا تعالیٰ نے اپنے دین کو دنیا میں پھیلانے کے لیے قائم فرمائی ہے۔ اس لیے ہر موقع پر خدا تعالیٰ ہی سنبھالتا ہے اور مدد فرماتا ہے اور ایک نسل کے بعد دوسری نسل کے دل میں اس کی محبت اور اس کے مقاصد کی تکمیل کی تڑپ پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔

تنزانیہ کے امیر صاحب لکھتے ہیں ہمسایہ ملک ملاوی (Malawi) کی منگوچی (Manguchi) جماعت سے معلم لکھتے ہیں کہ ایک دوست ابراہیم صاحب گوشت کا کاروبار کرتے ہیں۔ انہوں نے اس سال چندہ وقف جدید کے لیے پانچ ہزار آٹھ سو ملاوین کَواچا (Kwacha) وعدہ کیا۔ دوران سال تھوڑا تھوڑا ادا کرتے رہے۔ دسمبر تک کچھ حصہ ادا کرنا باقی تھا لیکن ملکی حالات کی وجہ سے کاروبار بند ہو گیا۔ انہوں نے ادھار لے کر وعدہ مکمل کر دیا۔ ایک ہفتے کے بعد انہوں نے کام دوبارہ شروع کرنے کے لیے ایک بکری خریدی تاکہ اس کا گوشت بیچ سکیں اور چند دنوں میں ہی اتنی برکت پڑی کہ ان کا تمام قرض ادا ہو گیا۔ تو غریب لوگ بھی جس توکل اور قربانی کے جذبے سے چندہ دیتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی پھر فضل فرما دیتا ہے۔ اب ملک کے حالات تو ویسے ہی تھے، اور ہیں لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے حالات بدل دیے۔

ملاوی کی جماعت موالا (Mwala) کے معلم کہتے ہیں: ہماری جماعت میں ایک بیوہ خاتون مٹیمبا (Matemba) صاحبہ ہیں۔ ہر سال اپنی حیثیت کے مطابق چندہ ادا کرتی ہیں۔ اس سال وقف جدید کے لیے کچھ رقم کا وعدہ کیا اور دوران سال ہی دیگر خواتین سے پہلے ہی مکمل ادائیگی کرنے کی توفیق بھی حاصل کی۔ جس دن ادائیگی مکمل کی اسی رات خواب میں دیکھا کہ انہیں بتایا جا رہا ہے کہ آج سے تمہارے کاموں میں خدا مدد کرے گا۔ چنانچہ اگلے دن وہ معلم صاحب کے پاس آئیں اور چندہ وقف جدید میں زائد ادائیگی کر دی۔ وہ کہتی ہیں کہ چندہ کی برکت سے خدا تعالیٰ میری فصل میں بہت اضافہ فرما دیتا ہے اور اب تو مجھے اس نے خود ہی کہہ دیا ہے خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ کس طرح بعض دفعہ اللہ تعالیٰ فوری طور پر ایمان میں ترقی کے سامان بھی پیدا فرما دیتا ہے۔

البانیا کے مبلغ نومبائعین کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ایک دوست ماریگلین بیا (Mariglen Beja) صاحب ہیں۔ تین سال قبل انہوں نے بیعت کی تھی۔ جماعت کے سیکرٹری تبلیغ بھی ہیں۔ بہت فعال خادم ہیں۔ ایک دن موصوف اپنے ساتھ ایک ڈبہ لے کر آئے جو پیسوں سے بھرا ہوا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے ایک ماہ سے یہ ڈبہ اپنی گاڑی میں اس نیت سے رکھا ہوا تھا کہ جتنی بچت ہوتی جائے گی وہ اس میں جماعت کے چندہ کے لیے ڈالتے جائیں گے۔ چنانچہ پہلی دفعہ جب وہ بھرا ہوا ڈبہ لے کر آئے تو ایک حصہ اپنے چار ماہ کے بیٹے بیورن بیا (Bjorn Beja) کی جانب سے تحریکِ جدید اور وقفِ جدید میں دیا اور باقی اپنی طرف سے تحریکِ جدید میں اور وقفِ جدید میں اور لازمی چندہ جات میں ادا کیا۔ اس کے بعد سے ہر ماہ پیسوں کا ڈبہ بھر کر لاتے ہیں اور وقفِ جدید کے موقع پر دسمبر کے آخر میں آخری جمعہ پر بھی انہوں نے اپنی استطاعت کے مطابق کافی بڑی رقم کی مالی قربانی کی ہے۔ احمدی ہونے کے بعد قربانی کا ایک جوش پیدا ہوتا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دیکھتے ہیں۔

یوکے سے چیم (Cheam) کے صدر جماعت کہتے ہیں کہ ہمارے ٹارگٹ میں کافی کمی تھی۔ میں اس حوالے سے تہجد میں اٹھ کر دعا کرتا تھا۔ ایک دن میری اہلیہ نے بتایا کہ فلاں شخص یا فلاں فیملی جو ہے ان کو اگر کہو گے تو تمہیں مزید ادائیگی ہو جائے گی۔ چنانچہ ان سے رابطہ کیا گیا تو اس فیملی نے کہا کہ ہمارا نام ظاہر نہ کرنا اور ایک ہزار پاؤنڈ کی ادائیگی کر دی۔ اس کے علاوہ ایک ہزار پاؤنڈ اپنے دونوں بچوں کی طرف سے ادا کیے۔ پھر کہا کہ اس کے علاوہ بھی اگر آپ کو ضرورت ہو تو بھی بتائیں۔

یوکے سے ہی لجنہ اسلام آباد کی سیکرٹری وقفِ جدید ہیں، کہتی ہیں یونیورسٹی سے گریجوایشن کرنے کے بعد بچوں کی پرورش میں مصروف تھی۔ اب میرے بچے پانچ اور آٹھ سال کے ہو چکے ہیں۔ تمام چندے خاوند کی آمد سے ہی ادا ہوتے تھے۔ میرے اپنے اکاؤنٹ میں صرف بچوں کے چائلڈ بینیفٹ (child benefit) آتے تھے۔ میں خیال کرتی تھی کہ جتنا بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر لوں اسے حقیقی مالی قربانی نہیں کہہ سکتی۔ چنانچہ میں نے اس سال ستمبر میں اپنے پرسنل اکاؤنٹ (Personal account) سے چندہ جات کے لیے سٹینڈنگ آرڈر کے ذریعہ چندہ وصیت اور تحریک جدید اور وقف جدید کے علاوہ اپنی دادی اور چچا کی طرف سے بھی چندے ادا کرنے شروع کر دیے۔ ماہانہ اقساط اتنی مقرر کیں کہ واقعۃً میری آمد کے مطابق وہ حقیقی قربانی ہو۔ اسی ماہ میں نے بچوں کے سکول میں بطور ٹیچر اسسٹنٹ جاب کی درخواست جمع کروا دی کہ آگے مزید کام کرنے کے لیے کچھ تجربہ حاصل کر لوں لیکن کامیابی کی کوئی امید نہیں تھی۔ کہتی ہیں کہ جس دن میرے اکاؤنٹ سے پہلی چندے کی رقم کی ادائیگی ہوئی ہے اس سے اگلے روز مجھے سکول سے انٹرویو کی کال آئی۔ جب اکاؤنٹ سے دوسری ادائیگی ہوئی تو مجھے اسسٹنٹ ٹیچر کی بجائے سکول والوں نے ایک اور اہم رول دے دیا جس سے میری آمد دس گنا بڑھ گئی جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کا نتیجہ ہے۔

مبلغ فرہاد صاحب جرمنی سے ہیں، وہ کہتے ہیں لوکل عمارت ویزبادن (Wiesbaden) کے ایک خادم نے بتایا کہ وہ تحریک جدید کا چندہ ادا کر چکے تھے بلکہ جو رقم وقفِ جدید میں ادا کرنی تھی وہ بھی اضافی چندہ میں تحریکِ جدید میں ادا کر دی تھی۔ اسی مہینے ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے خط آ گیا کہ آپ کے ذمہ آٹھ سو یورو ہیں جو آپ نے ادا کرنے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود کہتے ہیں میں نے ہمت کر کے وقفِ جدید کا

چندہ ادا کر دیا کہ ٹھیک ہے قرض لے کے ٹیکس بھی دے دیں گے۔ اس کے چند ہفتوں بعد ہی ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کا خط آیا کہ ہم نے دوبارہ آپ کے کاغذات کا جائزہ لیا ہے آپ کے ذمہ کوئی رقم نہیں ہے بلکہ ہم نے آپ کو چار ہزار چار سو یورو واپس کرنے ہیں۔ اور کچھ دن کے بعد ہی کہتے ہیں میری گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا، نقصان ہوا، کسی نے نقصان کر دیا تو اس کے بھی مجھے چار ہزار سات سو یورو مل گئے۔ اس طرح تھوڑی سی ہمت کر کے میں نے چندہ میں جو اضافہ کیا تھا، جو ادائیگی کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کی ادائیگی کے سامان پیدا کر دیے۔ اب اس کو چاہے کوئی اتفاق کہے لیکن ایک مومن جانتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کا نتیجہ ہے۔

کینیڈا کی صدر لجنہ کہتی ہیں کہ ایک بہن بیان کرتی ہیں کہ تین سال پہلے ان کے خاوند اپنی تعلیم میں مصروف تھے۔ نوکری کے ساتھ باہر کی تمام ذمہ داری ان پر آن پڑی۔ اس تھکا دینے والی روٹین نے انہیں مضمحل کر دیا۔ وہ بیمار رہنے لگیں۔ اسی دوران جب وقف جدید، تحریک جدید کے وعدوں کا ٹائم آیا تو انہوں نے اپنی آمدنی سے دوگنا وعدہ لکھوا دیا۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کی جاب ختم ہو گئی۔ شدید تنگ دستی کا شکار ہو گئیں۔ کریڈٹ کارڈ سے اخراجات پورے کرنے لگیں۔ سال کے آخر میں جب چندے ادا کرنے کا وقت آیا تو بحالت مجبوری اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے انہوں نے کریڈٹ کارڈ سے ہی چندوں کی ادائیگی بھی کر دی۔ خدا تعالیٰ نے عجیب قدرت دکھائی کہ انہی دنوں میں انہیں بینک سے معلوم ہوا کہ ان کی کریڈٹ پروٹیکشن انشورنس ہے اور اگر جاب چلی گئی ہے تو اس کے لیے درخواست دے سکتی ہیں۔ اس طرح ان کے کریڈٹ کارڈ کی تمام ادائیگی کا بندوبست ہو گیا اور ساتھ ہی انہیں نئی نوکری بھی مل گئی جو پہلی نوکری سے زیادہ بہتر تھی۔ مالی حالات بہتر ہونے لگے۔ انہوں نے پہلے سے بڑھ کر لازمی چندوں کی ادائیگی کی، طوعی وعدہ جات کو بھی بڑھا دیا اور اسی دوران ان کے خاوند کی بھی تعلیم مکمل ہو گئی اور ان کو بھی اچھی جاب مل گئی تو انہوں نے اپنی جاب چھوڑ دی اور خاوند کی جاب سے ہی گزارہ ہونے لگا۔

انڈونیشیا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ امین صاحب کے اہل خانہ کی ہمیشہ خواہش ہوتی تھی کہ رمضان کے مہینے میں اپنے وقفِ جدید اور تحریکِ جدید کے چندے ادا کر دیں۔ اس سال آمدنی کم تھی، وعدہ پورا کرنا بظاہر ناممکن تھا۔ مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے رمضان کے مہینے میں روزے کے ساتھ انہیں خود دیکھا ہے کہ وہ روزانہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ پہاڑی علاقے میں چار کلومیٹر کا سفر طے کر کے اپنے کینڈل نٹ (candlenut) کے کھیت میں جاتے تا کہ اس کے ذریعہ سے اپنے وعدہ جات پورے کر سکیں۔ چنانچہ انہوں نے رمضان کے اندر ہی اپنا دو لاکھ کا وعدہ پورا کر دیا اور اتنی رقم بغیر سخت جدوجہد کے اکٹھی کرنا ان کے لیے ممکن نہ تھا۔ مبلغ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کو کیا چیز مجبور کرتی ہے کہ آپ روزے کے ساتھ اتنی مشقت کرتے ہیں۔ اس پر یہ کہنے لگے کہ میں اور میرے اہل خانہ صرف خلیفہ وقت کے احکامات پر عمل کر کے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

برکینا فاسو کے ریجن اِکایا کی ایک جماعت ہے۔ وہاں کے ایک دوست نیانپا (Nianpa) صاحب ہیں، ان کو بیعت کیے دس سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے لیکن چندوں کی ادائیگی میں کمزور تھے۔ گھر میں اکثر بیماری اور تنگی کے حالات رہتے تھے۔ کچھ عرصہ سے انہوں نے چندہ جات خاص طور پر تحریکِ جدید اور وقفِ جدید میں باقاعدگی سے ادائیگی کرنی شروع کر دی جس کی وجہ سے نہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے ہاں تنگی جاتی رہی بلکہ جو بیماریاں تھیں ان سے بھی اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی اور اس سال انہوں نے بڑھ چڑھ کر وقفِ جدید میں حصہ لیا اور جو لوگ انہیں کام نہیں دیتے تھے وہ خود چل کر ان کے پاس کنٹریکٹ کرنے آئے اور کام دیا۔ ادریس صاحب کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا فضل ہی ہے کہ اس نے وقفِ جدید کے ذریعہ سے مال بڑھانے کا سبب عطا فرمایا۔ تو یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے قرض کو بڑھا کر واپس دینے کے انداز۔

یہ چند واقعات میں نے بیان کیے ہیں۔ ایسے بے شمار واقعات ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ جماعت کے افراد کے ساتھ ایسا سلوک رکھے اور وہ اخلاص و وفا سے قربانیاں بھی دیتے رہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے نظارے بھی دکھاتا رہے۔

اب میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے گزرے ہوئے سال کے کچھ اعداد و شمار پیش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تریسٹھواں سال 31؍ دسمبر 2020ء کو ختم ہوا اور چونسٹھواں سال یکم جنوری سے شروع ہو گیا۔ اللہ کے فضل سے جماعت کو اس سال کے دوران میں ایک کروڑ پانچ لاکھ تیس ہزار پاؤنڈز (10,530,000) کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ یہ وصولی گذشتہ سال سے آٹھ لاکھ ستاسی ہزار پاؤنڈز زیادہ ہے۔ الحمد للہ۔ اب یہ کسی انسانی کوشش کا نتیجہ نہیں ہو سکتی۔ یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔

اس سال بھی برطانیہ دنیا کی جماعتوں میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے اول ہے۔ انہوں نے اللہ کے فضل سے کافی اضافہ کیا ہے۔ برطانیہ کی لجنہ اماء اللہ، اللہ کے فضل سے بڑی محنت سے کام کرتی ہے۔ اس دفعہ جس بڑی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اس سے لگتا ہے کہ اس سال مردوں نے بھی لجنہ کی طرح محنت کی ہے۔ دوسرے نمبر پر جرمنی ہے۔ گو انہوں نے بھی بڑا اضافہ کیا ہے لیکن ابھی برطانیہ ان سے بہت آگے ہے۔ پاکستان تو کرنسی کی وجہ سے بہت پیچھے جماعتوں میں چلا گیا ہے گو تیسرا نمبر ہی ہے لیکن بہرحال مجموعی طور پر ملکی کرنسی کے لحاظ سے یہاں بھی ترقی ہے اور یہ لوگ قربانی کر رہے ہیں۔ پاکستان میں تو جان کی قربانی بھی دی جا رہی ہے۔ مال کی قربانی بھی، ذہنی قربانی بھی دی جا رہی ہے، مستقل ٹارچر ان کو مل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے بھی آسانیاں پیدا فرمائے۔ کینیڈا چوتھے نمبر پہ ہے۔ پھر امریکہ ہے۔ پھر بھارت ہے۔ پھر آسٹریلیا ہے۔ پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ پھر انڈونیشیا ہے۔ پھر گھانا ہے۔ افریقن ملکوں میں سے گھانا بھی اب بڑے ملکوں کے مقابلے میں پہلی دس جماعتوں کی فہرست میں آ گیا ہے۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ نمبر ایک ہے۔ پھر سوئٹزرلینڈ ہے۔ پھر برطانیہ ہے۔

افریقہ میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے گھانا نمبر ایک ہے۔ پھر نمبر دو ماریشس۔ پھر نائیجیریا۔ پھر برکینا فاسو۔ پھر تنزانیہ، سیرالیون، گیمبیا، کینیا، مالی اور بینن ہے۔

ان کی شاملین کی تعداد چودہ لاکھ باون ہزار ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں فارنہم (Farnham) نمبر ایک پر۔ پھر اسلام آباد نمبر دو۔ ووسٹر پارک (Worcester Park) نمبر تین۔ پٹنی (Putney) نمبر چار۔ برمنگھم ساؤتھ (Birmingham-South) پانچ۔ جلنگھم (Gillingham) چھ۔ ساؤتھ چیم (South Cheam) سات۔ مسجد فضل آٹھ۔ برمنگھم ویسٹ (Birmingham-West) نو اور نیو مولڈن (New Malden) دس۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے پہلے پانچ ریجنز جو ہیں، نمبر ایک پر بیت الفتوح۔ پھر مسجد فضل۔ پھر اسلام آباد۔ پھر مڈلینڈز (Midlands)۔ پھر بیت الاحسان۔

دفتر اطفال کے لحاظ سے پہلی دس جماعتوں میں فارنہم (Farnham) نمبر ایک۔ پھر اسلام آباد نمبر دو۔ پھر روہیمپٹن ویل (Roehampton Vale)۔ بیت الفتوح۔ پھر مچم پارک (Mitcham Park)۔ گلاسگو (Glasgow)۔ چیم (Cheam)۔ گلفرڈ (Guildford)۔ ووسٹر پارک (Worcester Park)۔ برمنگھم ساؤتھ (Birmigham South)۔

چھوٹی جماعتوں میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے دس جماعتیں لیمنگٹن سپا (Leamington Spa)۔ سپن ویلی (Spen Valley)۔ بورن متھ (Bournemouth)۔ برٹن اپان ٹرینٹ (Burton-upon-Trent)۔ پیٹر برا (Peterborough)۔ کوونٹری (Coventry)۔ ایڈنبرا (Edinburgh)۔ کیتھلی (Keighley)۔ سوانزی (Swansea)۔

جرمنی کی پانچ لوکل امارات ہیمبرگ (Hamburg) نمبر ایک پر۔ پھر فرینکفرٹ (Frankfurt)۔ پھر ویزبادن (Wiesbaden)۔ پھر گراس گیراؤ (Gross Gerau)۔ پھر ڈٹسن باخ (Dietzenbach)۔

چندہ بالغان وقف جدید میں پہلی دس جماعتیں جرمنی کی رویڈر مارک (Rödermark)۔ پھر نوئس (Neuss)۔ پھر نِدا (Nidda)۔ پھر مہدی آباد۔ پھر مائنز (Mainz)۔ کوبلنز (Koblenz)۔ ہناؤ (Hanau)۔ لانگن (Langen)۔ فلورس ہائم (Flörsheim)۔ بینز ہائم (Bensheim)۔ پنّی برگ (Pinneberg)۔

دفتر اطفال میں پہلے پانچ ریجنز ہیسن زُوڈ اوسٹ (Hessen-Süd-Ost)۔ ہیسن مِٹے (Hessen-Mitte)۔ رائن لینڈ فالز (Rheinland-Pfalz)۔ ویسٹ فالن (Westfalen)۔ تاؤنس (Taunus)۔

پاکستان کی پہلی تین جماعتیں نمبر ایک لاہور۔ نمبر دو ربوہ۔ نمبر تین کراچی۔ چندہ بالغان میں اضلاع کی پوزیشن یہ ہے اسلام آباد نمبر ایک۔ نمبر دو راولپنڈی۔ نمبر تین سرگودھا۔ پھر گجرات۔ گوجرانوالہ۔ عمر کوٹ۔ حیدر آباد۔ پشاور۔ میرپور خاص۔ ڈیرہ غازی خان۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے پہلی دس جماعتیں ڈیفنس لاہور۔ اسلام آباد شہر۔ ٹاؤن شپ لاہور۔ کلفٹن کراچی۔ دارالذکر لاہور۔ گلشن اقبال کراچی۔ سمن آباد لاہور۔ عزیز آباد کراچی۔ راولپنڈی شہر۔ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

دفتر اطفال میں پاکستان کی تین بڑی جماعتوں میں اول لاہور۔ پھر دوم کراچی۔ پھر سوم ربوہ۔ دفتر اطفال میں اضلاع کی پوزیشن یہ ہے کہ اسلام آباد۔ گوجرانوالہ۔ پھر سرگودھا۔ پھر شیخوپورہ۔ فیصل آباد۔ ڈیرہ غازی خان۔ گجرات۔ پھر عمر کوٹ۔ پھر نارووال۔ پھر بہاولنگر۔

کینیڈا کی امارتیں جو ہیں نمبر ایک پہ وان (Vaughan)۔ پھر پیس ولیج (Peace Village)۔ پھر وینکوور (Vancouver)۔ پھر بریمٹن ویسٹ (Brampton-West)۔ پھر ٹورنٹو ویسٹ (Toronto-West)۔ کینیڈا کی دس بڑی جماعتیں بریڈفورڈ (Bradford)۔ ڈرہم (Durham)۔ ملٹن ایسٹ (Milton-East)۔ ایڈمنٹن ویسٹ (Edmonton West)۔ ونڈسر (Windsor)۔ ملٹن ویسٹ (Milton-West)۔ رجائنا (Regina)۔ آٹوا ویسٹ (Ottawa-West)۔ ایئرڈری (Airdrie)۔ ایبٹس فورڈ (Abbotsford)۔

اطفال کی نمایاں امارتیں وان (Vaughan) نمبر ایک پر۔ پھر ٹورانٹو ویسٹ (Toronto-West)۔ پھر پیس ولیج (Peace Village)۔ پھر کیلگری (Calgary)۔ پھر بریمپٹن ویسٹ (Brampton-West)۔ اطفال میں جو جماعتیں ہیں بریڈفورڈ (Bradford) نمبر ایک۔ پھر ڈرہم (Durham)۔ پھر ملٹن ویسٹ (Milton-West)۔ لندن (London)۔ ہملٹن ماؤنٹین (Hamilton Mountain)۔

وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی دس جماعتیں ہیں: میری لینڈ (Maryland)۔ پھر لاس اینجلیس (Los Angeles)۔ پھر سیئٹل (Seattle)۔ پھر سیلیکون ویلی (Silicon Valley)۔ پھر بوسٹن (Boston)۔ پھر آسٹن (Austin)۔ اوش کوش (Oshkosh)۔ سیراکوس (Syracuse)۔ راچسٹر (Rochester)۔ منی سوٹا (Minnesota)۔

دفتر اطفال کے لحاظ سے دس جماعتیں میری لینڈ (Maryland)۔ لاس اینجلیس (Los Angeles)۔ سیئٹل (Seattle)۔ اورلینڈو (Orlando)۔ سیلیکون ویلی (Silicon Valley)۔ آسٹن (Aston)۔ اوش کوش (Oshkosh)۔ منی سوٹا (Minnesota)۔ لاس ویگاس (Las Vegas)۔ فچ برگ (Fitchburg)۔

بھارت کی جماعتیں۔ جو صوبہ جات ہیں ان میں نمبر ایک کیرالہ۔ پھر تامل ناڈو۔ پھر جموں کشمیر۔ پھر تلنگانہ۔ کرناٹکا۔ اڈیشہ۔ پنجاب۔ ویسٹ بنگال۔ دہلی۔ اتر پردیش۔ اور جو جماعتیں ہیں۔ کوئمباٹور۔ پھر قادیان۔ پھر پاٹھا پریام۔ حیدر آباد۔ کلکتہ۔ بنگلور۔ کالی کٹ۔ کنّور ٹاؤن۔ رشی نگر۔ کیرنگ۔

آسٹریلیا کی دس جماعتیں جو ہیں ملبرن لانگ وارِن (Melbourne Langwarrin)۔ کاسل ہل (Castle Hill)۔ مارسڈن پارک (Marsden Park)۔ میلبورن بیرک (Melbourne Berwick)۔ ایڈیلیڈ ساؤتھ (Adelaide South)۔ ماؤنٹ ڈروئٹ (Mount Druitt)۔ پینرتھ (Penrith)۔ پرتھ (Perth)۔ لوگن ایسٹ (Logan-East)۔ بلیک ٹاؤن (Blacktown)۔

بالغان میں آسٹریلیا کی جماعتیں ہیں ملبرن لانگ وارِن (Melbourne Langwarrin)۔ کاسل ہل (Castle Hill)۔ مارسڈن پارک (Marsden Park)۔ ملبرن بیرک (Melbourne Berwick)۔ پینرتھ (Penrith)۔ ماؤنٹ ڈروئٹ (Mount Druitt)۔ بلیک ٹاؤن (Blacktown)۔ ایڈیلیڈ ساؤتھ (Adelaide South)۔ پرتھ (Perth) اور کینبرا (Canberra)۔

اطفال میں آسٹریلیا کی جماعتیں ہیں ملبرن لانگ وارِن (Melbourne Langwarrin)۔ ایڈیلیڈ (Adelaide)۔ ملبرن بیرک (Melbourne Berwick)۔ ماؤنٹ ڈروئٹ (Mount Druitt)۔ لوگن ایسٹ (Logan-East)۔ پینرتھ (Penrith)۔ کاسل ہل (Castle Hill)۔ ملبرن ایسٹ (Melbourne-East)۔ پرتھ (Perth) اور ایڈیلیڈ ویسٹ (Adelaide-West)۔

اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ ان کو روحانی ترقی بھی عطا فرمائے اور یہ لوگ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے ہوں۔

ان دنوں میں دوبارہ جیسا کہ میں تحریک کر رہا ہوں پاکستان کے احمدیوں کے لیے بھی خاص طور پر دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرمائے۔ ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے۔ مخالفین کے ہاتھوں کو ان تک پہنچنے سے روکے اور جن مخالفین کی اصلاح نہیں ہونی اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کے سامان کرے۔ اسیران کی جلد رہائی کے بھی سامان پیدا فرمائے جس میں الجزائر کے اسیران بھی شامل ہیں۔ الجزائر میں بھی کافی مخالفت ہے۔ ان کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے بھی سکون کے سامان پیدا فرمائے۔ خاص طور پر دعاؤں، نوافل اور صدقات پہ زور دیں۔ پاکستان کے عمومی لحاظ سے مجموعی حالات بھی امن کے لحاظ سے ٹھیک نہیں ہیں ان کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ امن کے حالات وہاں پیدا کرے اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے پہ جو لگے ہوئے ہیں اور دہشت گردی اور فتنہ اور فساد ہے اس کو اللہ تعالیٰ جلد ختم کرنے کے سامان پیدا فرمائے۔ وہاں کی انتظامیہ اور حکومت کو بھی عقل دے کہ وہ حقیقی رنگ میں عوام کی خدمت کرنے والے ہوں اور انصاف سے کام لینے والے ہوں۔ اسی طرح دنیا کے عمومی حالات کے بارے میں بھی دعا کریں جو بہت تیزی سے بگڑ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب انسانیت پر رحم فرمائے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل)

☆...☆...☆

بقیہ: فرمانِ خلیفۂ وقت ...... از صفحہ 1

نے بڑا تفصیلی خطبہ اس ضمن میں دیا تھا اور توجہ دلائی تھی۔ کچھ عرصہ تک تو اس پر عمل ہوا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس پر توجہ کم ہو گئی۔ خاص طور پر پاکستان اور ہندوستان میں مسجد کے اندر ہال کی صفائی کا بھی باقاعدہ انتظام ہو۔ تنکوں کی وہاں صفیں بچھی ہوتی ہیں۔ صفیں اٹھا کر صفائی کی جائے، وہاں دیواروں پر جالے بڑی جلدی لگ جاتے ہیں، جالوں کی صفائی کی جائے۔ پنکھوں وغیرہ پر مٹی نظر آ رہی ہوتی ہے وہ صاف ہونے چاہئیں۔ غرض جب آدمی مسجد کے اندر جائے تو انتہائی صفائی کا احساس ہونا چاہئے کہ ایسی جگہ آ گیا ہے جو دوسری جگہوں سے مختلف ہے اور منفرد ہے۔ اور جن مساجد میں قالین وغیرہ بچھے ہوئے ہیں وہاں بھی صفائی کا خیال رکھنا چاہئے۔ لمبا عرصہ اگر صفائی نہ کریں تو قالین میں بو آنے لگ جاتی ہے، مٹی چلی جاتی ہے۔ خاص طور پر جمعے کے دن تو بہرحال صفائی ہونی چاہئے۔ اور پھر حدیثوں میں آیا ہے کہ دھونی وغیرہ دے کر ہوا کو بھی صاف رکھنا چاہئے اس کا بھی باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے۔ لیکن مسجد میں خوشبو کے لئے بعض لوگ اگر بتیاں جلا لیتے ہیں۔ بعض دفعہ اس کا نقصان بھی ہو جاتا ہے، پاکستان میں ایک مسجد میں اگربتی کسی نے لگا دی اور آہستہ آہستہ الماری کو آگ لگ گئی نقصان بھی ہوا۔ ایک تو یہ احتیاط ہونی چاہئے کہ جب موجود ہوں تب ہی لگے۔ دوسرے بعض اگر بتیاں ایسی ہوتی ہیں جن میں اتنی تیز خوشبو ہوتی ہے کہ دوسروں کے لئے بجائے آرام کے تکلیف کا باعث بن جاتی ہیں۔ اس سے اکثر کو سردرد شروع ہو جاتی ہے۔ تو ایسی چیز لگانی چاہئے یا دھونی دینی چاہئے جو ذرا ہلکی ہو۔

(خطبہ جمعہ 23؍ اپریل 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

درخواست دعا

مکرم مبارک احمد صدر جماعت ٹوٹنگ سے اعلان بھجواتے ہیں کہ:

ٹوٹنگ جماعت کے سیکرٹری مال مکرم دین محمد صاحب لمبے عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ کامل شفایابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ ان کے والد حضرت جان محمدؓ اور دادا جان حضرت حاجی گلابؓ حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کے صحابی تھے۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

آج کی دعا

اَنَّ اللّٰہَ مَوۡلٰىکُمۡ ؕ نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَ نِعۡمَ النَّصِیۡرُ ﴿۴۱﴾ (سورۃ الانفال:41)

ترجمہ:اللہ ہی تمہارا والی (نگہبان) ہے۔کیا ہی اچھا والی (نگہبان) اور کیا ہی اچھا مدد کرنے والا ہے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ (جامع ترمذی :کتاب الدعوات حدیث:3524)

ترجمہ:اے زندہ!اے ہمیشہ قائم ودائم رہنے والے !میں تیری رحمت کے واسطہ دے کر مدد کا طلبگار ہوں۔

رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ غَالِبًا عَلٰی غَیۡرِیۡ (تذکرہ:صفحہ 765)

ترجمہ:اے میرے رب العزت!مجھے غیر پر غالب کر دے۔

یہ خدا تعالیٰ کے حضور حصول مدد و نصرت کی دعائیں ہیں۔

یکم جنوری 2021 کو ہمارے پیارے آقا سیّد نا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئے سال کے آغاز کے موقع پر کل عالم کو مبارک اور زریں نصائح سے نوازا۔اور بالخصوص جماعت احمدیہ کو اپنی حالتوں کے جائزے لینے ،حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے ،دعاؤں کے ساتھ اپنی عبادتوں کا معیار بہتر کرنے کی طرف توجہ دلائی آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’آج نئے سال کا پہلا دن ہے۔اور پہلا جمعہ ہے۔دعا کریں کہ یہ سال جماعت کے لئے ،دنیا کے لئے ،انسانیت کے لیے بابرکت ہو۔ہم بھی اپنا فرض ادا کرتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے اور اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے والے ہوں۔اور دنیا والے بھی اپنی پیدائش کے مقصد کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے بن جائیں اور ایک دوسرے کے حقوق کو پامال کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے ایک دوسرے کا حق ادا کرنے والے بن جائیں ورنہ پھر اللہ تعالیٰ اپنے رنگ میں دنیا والوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہے۔کاش کہ ہم اور دنیا کے تمام لوگ اس اہم نکتہ کو سمجھ جائیں اور اپنی دنیا و عاقبت سنوار سکیں۔

آج کل پاکستان کے احمدیوں کے لیے اور الجزائر کے احمدیوں کے لیے دعا کی طرف بھی مَیں توجہ دلا رہا ہوں۔ان کو اپنی دعاؤں میں بھی یاد رکھیں۔پاکستان میں بعض جگہ بعض مولوی اور سرکاری اہلکار ظلموں پر اُترے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ایسے ناقابلِ اصلاح لوگوں کی جلد پکڑ کے سامان کرے۔اللہ تعالیٰ کو تو علم ہے کن کی اصلاح ہونی ہے اور کن کی نہیں ہونی۔جن کی نہیں ہونی تو پھر ان کی جلد پکڑ کے سامان پیدا فرمائے۔توہین رسالت کے جس قانون کے تحت یہ لوگ احمدیوں پر ظلم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور احمدیوں کی اپنی تربیت کے لیے جو بھی ہمارے بعض ذرائع ہیں، ہر ذریعہ پر پابندی لگانے کی کوشش کر رہے ہیں،اس کو اللہ تعالیٰ جلد اُن سے دور فرمائے اور ہمیں ان سے نجات دلائے۔اصل میں تو رحمۃ للعالمین کے نام کو یہ بدنام کرنے والے لوگ ہیں۔احمدی تو ناموس رسالت ﷺ کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے والے ہیں۔آج دنیا کو محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے لانے والے سب سے زیادہ کام بلکہ حقیقی کام احمدی کر رہے ہیں۔بلکہ کہنا چاہیے کہ اگر کوئی یہ کام کر رہا ہے تو وہ صرف احمدی ہیں۔پس یہ دنیادار دنیاوی حکومت اور دولت کے بل بوتے پر ہم پر ظلم تو کر سکتے ہیں۔لیکن یہ یاد رکھیں کہ ہم اس خدا کو ماننے والے ہیں جو نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَنِعۡمَ النَّصِیۡرِ ہے۔وہ خدا ہے جو نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی ہے اور نِعۡمَ النَّصِیۡرِ ہے۔یقیناً اس کی مدد آتی ہے اور ضرور آتی ہے۔اور اس وقت جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آتی ہے پھر ان دنیاداروں اور اپنے زعم میں طاقت اور ثروت رکھنے والے جو لوگ ہیں،ان کی خاک بھی نظر نہیں آتی۔پس ہمارا کام ہے کہ دعاؤں سے اپنی عبادتوں کو مزید سجائیں۔اور اگر ہم یہ کر لیں گے تو پھر ہی ہم کامیاب ہیں۔

الجزائر کے بارہ میں مَیں نے کہا تھا کہ سب کو بری کر دیا گیا ہے۔وہاں ایک کورٹ میں،ایک عدالت میں سب کو بری کیا گیا تھا۔دوسرے نے بھی معمولی جرمانہ کر کے تقریباً ساروں کو فارغ کر دیا۔لیکن اس کے باوجود بھی وہاں ابھی کچھ لوگ ہیں جو جیل میں اسیر ہیں۔اُن کے لیے بھی دعا کریں کہ اُن کی جلد رہائی کے سامان ہوں۔پاکستان کے اسیروں کی رہائی کے لیے بھی دعا کریں۔ہماری خوشیاں چاہے وہ سال کے شروع کی ہوں یا عید کی،اصل تو اس وقت ہوں گی جب ہم دنیا میں ہرطرف اللہ تعالیٰ کی توحید کا جھنڈا لہرانے والے بنیں گے جسے لے کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آئے تھے۔خوشیاں اُسی وقت ہوں گی جب انسانیت انسانی قدروں کو پہچاننے والی بنے گی،جب آپس کی نفرتیں محبتوں میں بدل جائیں گی۔اللہ تعالیٰ اس خوشی کے سامان بھی ہمیں جلد پہنچائے۔مسلم اُمہ کو بھی عقل دے کہ وہ آنے والے مسیح موعود اور مہدی معہود کو مان لیں۔دنیا کو بھی عقل دے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ ہر ملک میں ہر احمدی کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور یہ سال ہر احمدی کے لیے،ہر انسان کے لیے رحمتوں اور برکتوں کا سال بن کر آئے اور جو تباہیاں اور کمیاں گذشتہ سالوں میں ہم سے ہوگئیں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بنیں یا ہمیں بعض انعاموں سے محروم رکھنے کا باعث بنیں،ان سے اللہ تعالیٰ ہمیں بچائے اور اپنے انعاموں کا اور فضلوں کا وارث بنائے اور ہم حقیقی مومن بن جائیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کی بھی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 2021)

(مرسلہ: مریم رحمٰن)

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری نعیم احمد باجوہ صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین برکینا فاسو اطلاع دیتے ہیں:

’’عاجز کی خوش دامن مکرمہ مختاراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد اٹھوال صاحب دارالیمن غربی ربوہ مورخہ 16جنوری 2021کو صبح ساڑھے دس بجے اپنے گھر واقع دارالیمن غربی میں مختصر علالت کے بعد وفات پاگئی ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ ربوہ کے ابتدائی باسی مکرم نذیر احمد جٹ صاحب کی بیٹی تھیں ۔ مکرم مقصود احمد اٹھوال، مکرم طارق اٹھوال صاحب لندن، مکرم مبارک احمد اٹھوال صاحب جرمنی ، مکرم داود احمد اٹھوال صاحب کینیڈا کی ہمشیرہ اور مکرم منیر احمد صاحب جرمنی کی والدہ محترمہ تھیں۔آپ نے بہن بھائیوں کے علاوہ ، خاوند ، چار بیٹیاں اور ایک بیٹا سوگوار چھوڑے ہیں ۔

مرحومہ موصیہ تھیں ۔ملنسار،غرباء کی ہمدرد،ضرورت مندوں کی ضروریات کا بہت خیال رکھنے والی،ہنس مکھ،اور غیر معمولی مالی قربانی کرنے والی تھیں۔کئی دفعہ اپنے زیورات راہ خدا میں قربان کر دئے۔آپ خلافت کی بہت وفادار تھیں۔آپ نے اپنی اولاد کو آخری نصیحت یہی کی کہ حضور انور کے لئے بہت دعا کریں۔

1995میں جرمنی میں ایک کار حادثہ میں آپ کے دو جوان بیٹوں کی شہادت ہوگئی تھی مرحومہ نے بہت صبر کے ساتھ اس صدمے کو برداشت کیا۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے، اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔‘‘

01 فروری 2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:39	18:11
مدینہ منورہ	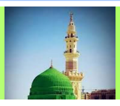	05:43	18:07
قادیان		05:58	18:03
ربوہ		05:38	17:43
اسلام آباد ٹلفورڈ	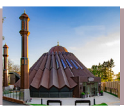	06:11	16:54